صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 10 ستمبر 2013ء بمطابق 03 ذیقعدہ 1434 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اللّٰہُ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّکُمۡ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الۡفُلۡکَ لِتَجۡرِیَ فِی الۡبَحۡرِ بِاَمۡرِہٖ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الۡاَنۡہٰرَ O وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ دَآئِبَیۡنِ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیۡلَ وَالنَّہَارَ O وَاٰتٰکُمۡ مِّنۡ کُلِّ مَا سَاَلۡتُمُوۡہُ ؕ وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡہَا ؕ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَظَلُوۡمٌ کَفَّارٌ۔

(ترجمہ): خدا ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کیلئے پھل پیدا کئے۔ اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں۔ اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں۔ اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تم کو عنایت کیا۔ اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کر سکو۔ (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے) کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔ وآخِرُ الدعوانا أنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیۡنَ۔

حلف وفاداری رکنیت

جناب سپیکر: سب سے پہلے میں نئے منتخب ممبران کو خوش آمدید کہتا ہوں اور ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں تا کہ ان سے حلف لیا جائے۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین اسمبلی: جناب شاہ فیصل خان، جناب جمشید خان اور جناب اعظم خان درانی اور جناب احمد خان بہادر اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: کاپی آپ لوگوں کے پاس، ملی ہے آپ کو؟

جناب احمد خان بہادر: زه په پښتو کښې وایم، پښتو کښې وایم۔

جناب سپیکر: تاسو۔۔۔۔

جناب احمد خان بہادر: تاسو به جی ما نه بعد کښې واخلئ پښتو کښې کنه؟

جناب سپیکر: بس دا تاسو خپل دغه کښې وایئ کنه، زه به ئے دغه کړم، تاسو په پښتو کښې وایئ نو۔

جناب احمد خان بہادر: نو عجیبه به نه لګی، تاسو به اردو کښې وایئ، زه به پښتو کښې وایم جی؟ تاسو وکړئ جی، زه به بیا واخلم خیر دے جی، بنه به نه لګی جی۔

جناب سپیکر: بنه ٹھیک ده جی۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین اسمبلی: جناب شاہ فیصل خان، جناب جمشید خان اور جناب اعظم خان درانی نے اردو زبان میں حلف اٹھایا)

{اردو زبان میں حلف نامہ ضمیمہ (الف) پر ملاحظہ ہو}

جناب سپیکر: مبارک، مبارک ہو آپ کو۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب رکن اسمبلی جناب احمد خان بہادر نے پشتو زبان میں حلف اٹھایا)

{پشتو زبان میں حلف نامہ ضمیمہ (ب) پر ملاحظہ ہو}

جناب سپیکر: مبارک شئ۔

جناب احمد خان بہادر: مهرباني۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: تا سو به را شئ د لته خپل Sign به و کړئ۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب اراکین اسمبلی نے حاضری رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: ایک ریکویسٹ آج میں کرونگا، چونکہ آج ہمارا جوا ے سی پلانٹ ہے، وہ فیل ہو چکا ہے، گرمی ہے تو آج کا اجلاس بھی ہم کوشش کریں گے کہ جلدی ختم کریں اور کل کیلئے میں آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں کہ آیا اس میں ایک دن وقفہ دیا جائے کیونکہ میں نے تو اس کو لگایا ہوا ہے کہ ہر حال میں آج اس کو مکمل کرنا ہے لیکن بعض اوقات نہیں ہو سکتا ہے تو کل کے وقت کے بارے میں بھی آپ سے مشورہ کرنا ہے کہ آیا کل رکھتے ہیں یا وقفہ کرتے ہیں اس میں ؟

(قطع کلامیاں)

ایک رکن: وقفہ کرتے ہیں، وقفہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ سے میں۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: سر! آپ اگر مجھے اجازت دیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: اچھا، بسم اللہ۔

جناب جعفر شاہ: اس طرح ہے سر کہ پورے صوبے میں لوگ بغیر ایئر کنڈیشن کے اتنی گرمی میں اور اتنی لوڈشیڈنگ میں بیٹھے رہتے ہیں تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ہم اسمبلی ممبران یہاں بیٹھ کے کارروائی کو تکمیل تک پہنچائیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! میں بھی اس سلسلے میں گزارش کرونگی کہ چونکہ یہ اجلاس شیڈول کے مطابق ہو رہا ہے اور یہ چند مخصوص دن ہیں، مسائل صوبے میں بہت زیادہ ہیں، ان کو زیر بحث لانا ہے۔

گرمی تو ہے، پورے صوبے میں گرمی ہے، گرمی اور لوڈشیڈنگ کی وجہ سے صوبے کے عوام ستائے ہوئے اور ہم صرف آج ایئرکنڈیشن پلانٹ کے Failure پہ، کل بھی رہنا چاہیئے اور آج بھی باقاعدہ پوری کارروائی ہونی چاہیئے۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے جی۔ بسم اللہ، بسم اللہ، بسم اللہ۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: میں تھوڑا، چھٹی کی جو درخواستیں آئی ہوئی ہیں، وہ آپ کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔ یہ کچھ اراکین کی چھٹی کی درخواستیں ہیں، جن میں: محترمہ نادیہ شیر خان، ایم پی اے 10-09-2013 تا 12-09-2013؛ جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ، سینیئر منسٹر 10-09-2013 و 11-09-2013؛ جناب ملک نور سلیم خان صاحب، ایم پی اے 10-09-2013 تا 14-09-2013؛ جناب علی امین گنڈاپور 10-09-2013 تا 12-09-2013؛ جناب بابر خان، ایم پی اے 10-09-2013؛ جناب شکیل احمد، ایم پی اے 10-09-2013؛ محترمہ ثوبیہ شاہد، ایم پی اے پورے اجلاس کیلئے اس کی چھٹی کی درخواست آئی ہوئی ہے۔ اسمبلی کے سامنے پیش کرتا ہوں، منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

<u>جناب سپیکر</u>: یہ 'پینل آف چیئرمین' کی وہ کرتے ہیں، آئٹم نمبر 4 ہے۔

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

<u>Mr. Speaker</u>: 'Panel of Chairmen': In pursuance of sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a 'Panel of Chairmen' for the current Session:

1. Sardar Muhammad Idrees;
2. Mr. Muzafar Said;
3. Mufti Said Janan; and
4. Arbab Akbar Hayat.

منظور ہے جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Mr. Speaker: Item No. 5, ‘Committee on Petitions’: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a ‘Committee on Petitions’ comprising the following Members under the Chairmanship of Mr. Imtiaz Shahid Qureshi Advocate, honourable Deputy Speaker:

1. Mr. Muzafar Said;
2. Ms. Zareen Riaz;
3. Mr. Qurban Ali Khan;
4. Mr. Muhammad Sheeraz;
5. Syed Muhammad Ali Shah; and
6. Maulana Mufti Fazal Ghafoor.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! اس میں تو کسی خاتون ایم پی اے کا نام نہیں ڈالا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ڈالا ہوا ہے جی اس میں، یہ زرین ریاض، ایم پی اے۔ آئٹم نمبر 7، 'پریویلج موشنز' :(سید محمد علی شاہ، رکن اسمبلی سے) یہ آپ کی ہے پریویلج موشن ؟

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ پریویلج موشنز کے بعد آپ کو سردار صاحب! موقع دیتے ہیں۔ یہ۔۔۔۔

نو منتخب اراکین اسمبلی کو مبارکباد

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زه صرف معززو نوي ممبرانو ته مبارکبادی ورکوم۔

Mr. Speaker: Okay.

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ زه ټولو ممبرانو ته چې نن ئے دلته سوګند پورته کړو، هغوی ته مبارکی ورکوم۔ جمشید خان چې د عمران شهید ورور دے او نن دلته بیا ماشاء الله منتخب شو او راغے، د خپل ورور په ځائے باندې کښیناستو۔ داسې شاه فیصل خان چې د شهید فرید خان ورور دے او خلقو پرې اعتماد وکړو او بیا راغے نن د خپل ورور په سیټ ناست دے۔ د دې سره

احمد بهادر خان او بیا اعظم درانی صاحب څلورو واړو ممبرانو ته د خپل طرف نه او د خپلې پارټئ د طرف نه مبارکی ورکوم او ان شاء الله د دوئ نه ځنګه چې په خپلو خپلو حلقو کښې د خلقو طمع ده ځکه چې دا څلور واړه هغه ممبران دی چې منتخب شو او خلقو پرې ډیر زیات اعتماد کړے دے ، د خلقو ترې هم ډیر زیات توقعات دی او زمونږ هم دا امید دے ، زمونږ ورسره دعاګانې هم دی چې ان شاء الله ان شاء الله جمشید خان او شاه فیصل دواړه به د خپلو شهیدانو ورونړو په نقش قدم باندې او د حلقې د پاره او د علاقې د پاره به خپل خدمات سر ته رسوی۔ سپیکر صاحب، زه ورته یو وارې بیا څلورو واړو ممبرانو ته مبارکی ورکوم، شکریه ادا کوم۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: فرمان صاحب۔ اچھا یہ Basically محمد علی شاہ صاحب کی ایک پریویلج موشن ہے اور۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: چلیں جلدی مبارکباد۔۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں یہاں پر نئے منتخب ہو کر آئے ہوئے ایم پی ایز کا اور خاص طور پر ہمارے جو دو ایم پی ایز ہیں، ان کے بھائی شہید ہوئے تھے اور اس کے بعد وہ Elect ہو کر آئے ہیں اور لوگوں نے ان پر اعتماد کیا ہے، میں ان کو خاص طور پر اور اپنے جناب اعظم خان درانی صاحب اور ہمارے اے این پی سے نو منتخب جو رکن ہیں، میں ان کو بھی مبارکباد دیتا ہوں، اپنی پارٹی کی طرف سے، اپنے ممبران کی طرف سے ان کو مبارکباد دیتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ان شاءاللہ یہ ممبران، ہمارے جو صوبے کے مسائل ہیں اور جو حالات ہیں آج ہمارے صوبے کے، اس میں ان شاءاللہ یہ بھرپور کردار ادا کریں گے مسائل کو حل کرنے کیلئے اور میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ ان مسائل میں وہ بھرپور کردار ادا کر سکیں۔ میں ایک دفعہ پھر مبارکباد دیتا ہوں۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: Basically ہم روٹین ایجنڈا چلاتے ہیں، اس کے بعد آپ کو موقع دینگے کیونکہ جو ایجنڈے پر آئٹمز ہیں۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان بات کرنا چاہتے ہیں اور پھر اس کے بعد۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات: سپیکر صاحب، میں نو منتخب ایم پی ایز جمشید خان، شاہ فیصل خان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ___ احمد خان بہادر کو، اور میں سمجھتا ہوں کہ خاصکر یہ جن حالات سے گزرے ہیں، جن حادثات کے نتیجے میں ان کے By-elections ہوئے ہیں، یہ مد نظر رکھتے ہوئے یہ اس اسمبلی میں Contribute کرینگے اور ___ Contribute کرینگے اور گورنمنٹ کے ساتھ Good governance کیلئے ان کا ساتھ دیں گے اور اگر کہیں ہماری غلطی ہو تو اس کے اوپر Criticism کریں گے۔ میں دوبارہ نو منتخب ارکان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں گورنمنٹ بنچز کی طرف سے، اپنی طرف سے اور چیف منسٹر کی طرف سے۔

جناب سپیکر: اس طرح کرتے ہیں کہ یہ جو روٹین ایجنڈا ہے، ایک دو پریویلج موشنز ہیں، ایک کال اٹینشن موشن تو۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایجنڈا زمونږه شارټ ده، ایجنڈا زمونږه شارټ ده۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اچھا پھر ایک ایک پارٹی سے کرلے گا تا کہ آپ کریں، اس کے بعد آپ کو، آپ کریں یا میڈم کریں گی؟ اچھا نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر، میں اپنی طرف سے اور اپنی جماعت پی ایم ایل (این) کی طرف سے جتنے دوست بھی اپنے اپنے حلقوں سے منتخب ہو کر آئے ہیں، میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور یہ توقع رکھتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ اپنی بساط کے مطابق اس صوبے کی خدمت میں اپنا اہم Role ادا کرینگے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بہتری کیلئے اور ملک کی بقاء کی جنگ لڑنے میں اہم Role ادا کرینگے۔ میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دوسری سر جو آپ نے پہلے رائے پوچھی تھی اجلاس کی، تو ہمیں بالکل یہاں پر کوئی گرمی

محسوس نہیں ہو رہی ہے، ہم اپنے صوبے اور ملک کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے آج بھی اجلاس آپ جاری رکھیں اور کل کا بھی وقفہ نہ کریں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: سلطان محمد خان، سلطان محمد خان۔

جناب سلطان محمد خان: سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی چې ما له تاسو موقع راکړه، زه بنیادی طور د قومی وطن پارټئ د اړخه چونکه نن سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب په اسمبلئ کښې موجود نه دے نو زه د قومی وطن پارټئ د اړخ نه کوم چې نومنتخب ممبران صاحبان دی، که هغه شاه فیصل صاحب دے، که هغه جمشید خان دے، که هغه اعظم درانی صاحب دے او که هغه احمد خان بهادر صاحب دے، زه دې ټلور واړو معزز ممبرانو ته مبارکباد پیش کوم او په دې طمع باندې چې ان شاء الله په شریکه باندې د دې صوبې چې کوم سخت حالات دی او کومې مسئلې دی، په شریکه باندې به اپوزیشن او ټریژری بنچز مخکښې ځی او د دې صوبې عوامو ته به ریلیف رسوی۔ زه په اخره کښې سپیکر صاحب، د سردار صاحب د دې خبرې تائید کوم چې که دلته ایئرکنډیشن نن لګیدلے وی او که نه وی لګیدلے، مونږه د خپل عوامو د پاره دلته کښې راغلی یو، دا ډیر اهم فورم دے، د صوبې د ټولو نه غټ فورم دے، د ټولو نه غټه جرګه ده ان شاء الله چې هر څنګه حالات وی، مونږ به ښه پوره اجلاس دلته کښې نن کوؤ، په هغې کښې به حصه هم اخلو او د عوامو سره دا یکجهتی هم کوؤ چې که هغوی ته مسئلې شته نو د صوبې مونږ هم حصه یو، مونږ هم په دغه حالاتو کښې به خپل پوره بزنس چلوؤ۔ ستاسو ډیره مهربانی۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ، اوقاف، حج ومذہبی امور): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

وزیر زکوٰۃ، اوقاف، حج ومذہبی امور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ زه خپل ټلور واړه ورونړو ته چې نوی منتخب شوی دی، هغوی ته مبارکباد پیش کوم او بیا نن ئے حلف وچت کړو او د خپل رب نه مې دعا ده چې خدایا پاکه! هغوی له او مونږ له د دې اسمبلئ د ډیکورم د پوره خیال ساتلو توفیق راکړې او د قوم د صحیح خدمت د یو مسلمان په حیثیت مونږ ټولو له توفیق راکړې او مونږ د ورونړو

پہ حیثیت چې څومره وخت اللہ تعالیٰ زمونږ د پاره دلته مقرر کړے دے چې مونږ د ورونو پہ حیثیت د دوئ سره اوږه په اوږه د دې اسمبلئ او د دې قوم خدمت وکړو۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ سلیم خان صاحب! اس کے بعد ہم روٹین ایجنڈے کی طرف آجائیں گے۔

جناب سلیم خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں اپنی جانب سے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے نومنتخب دوستوں کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہم یہ توقع رکھتے ہیں ان سے کہ جس طرح اس ہاؤس میں اس صوبے کے تمام مسائل یہاں پر ڈسکس ہوتے ہیں، ان کے حل کیلئے بھی اپنا Role play کریں گے اور اپنے حلقوں کے مسائل بھی ان شاءاللہ یہاں پر اجاگر کریں گے اور ساتھ صوبے کے بہت سارے مسائل ہیں، ان سب کو ان شاءاللہ ہم ملکر حل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور اس کے علاوہ سر، کل کے اجلاس کے حوالے سے جو آپ نے رائے پوچھی ہے، اس حوالے سے گزارش یہی ہے کہ کل اگر ایئر کنڈیشن ہوتا ہے یا نہیں، لائٹ ہوتی ہے یا نہیں ہوتی، ہم اپنا اجلاس جاری رکھیں گے کیونکہ صوبے کے بہت سارے عوام ہیں جو بغیر لائٹ کے گزارہ کرتے ہیں تو کیوں ہم، ہم بھی ان کے ساتھ اسی ہاؤس کے اندر بغیر اے سی کے بیٹھیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اچھی بات ہے، اچھی بات ہے۔ اب میں محمد علی شاہ صاحب جو ہے نا، وہ اپنی پریویلج موشن پیش کرنا چاہتے ہیں، ابھی ٹائم ہمارے پاس کافی ہے، ایجنڈا چھوٹا ہے، بس ایجنڈا پورا کرتے ہیں، آپ کو پورا موقع دیتے ہیں۔

مسئلہ استحقاق

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ یہ صوبائی اسمبلی اس امر کا مطالبہ کرتی ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت نے بجٹ 14-2013 کی تقریر میں ممبران پارلیمنٹ/ صوبائی اسمبلی کی گورنمنٹ کے ریسٹ ہاؤسز وڈاک بنگلہ وغیرہ میں ٹھہرنے کی فیس/ کرایہ کی سہولت ختم کردی ہے اور تمام لوگوں کی طرح ممبران اسمبلی سے بھی معاوضہ وصول کرنے کے احکامات صادر کئے ہیں جو کہ پریویلج ایکٹ کے قانون کے سراسر خلاف اور غلط فیصلہ ہے جس سے ممبران اسمبلی کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور بغیر کسی قانونی ترمیم کے غلط فیصلہ کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر صاحب، په دیکښې زه یو، چې کوم بجټ تقریر کښې زمونږ فنانس منسټر خبره کړې وه چې کوم د ګورنمنټ ریسټ هاؤسز دی، جناب سپیکر صاحب! توجه۔۔۔۔

جناب سپیکر: Sorry بس ما۔۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ: د ګورنمنټ ریسټ هاؤسز دی جی، د هغې چې کوم، د درې ورځو د پاره به ایم پی ایز هلته تلل، هغه Free accommodation وو نو په خپل بجټ تقریر کښې هم دوئ دا فیصله کړې وه چې یره آئنده د پاره به دا خبره نه وی نو زه د پریویلج (ایکټ) دا حواله ورکوم جی، په دیکښې Clear cut که تاسو وګورئ په Page 6 نمبر 9 باندې:

"9. **<u>Additional privileges. –</u>** A Member shall be entitled to:

(a) free of charge accommodation in every Circuit House, Rest House, Dak Bungalow or any other accommodation maintained by Government or any Local Council or other authority under the control of Government for a period of three days."

نو دا Clear cut Act دے جی، پکار ده چې داسې فیصله دوئ کوله نو دلته څه ترامیم د راوړی اسمبلۍ کښې، مونږ په پیسو باندې نه یو چې یره یا زر روپۍ یا دوه زره روپۍ، پینځه زره روپۍ د کیږدی خو کم ازکم یو Proper طریقې سره د دلته ترامیم په ایکټ کښې راوړی نو مونږه هم د هغې ملګرتیا کوؤ جی خو چې کم ازکم که فرض کړه داسې یو فیصله دوئ کوی چې په بجټ تقریر کښې دا خبره وشی او دغه ختم شی نو دا کم از کم د دې ټول هاؤس زما په خیال استحقاق مجروح شوے دے نو زما خو دا ریکویسټ دے چې دا خو یا کمیټۍ ته ولیږئ او یا دا خپله فیصله واپس کړئ جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: ګنڈاپور صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، څنګه چې باچا جی خبره وکړه، هم دغسې وه چې هغه په وړومبی اجلاس کښې یا د بجټ په اجلاس کښې اعلانات خو ډیر زیات وشول او یو پکښې دا هم اعلان وشو، مونږ خو خدائے شته چې په هغه وخت باندې حیران هم وو چې مونږ وئیل چې په یو څیز کښې

امنډمنټ نه دے شوے ، دا پریویلجز دی، Perks دی، پریویلجز دی د ممبر، آیا دا ځنګه ممکنه ده چې په هغه وخت باندې دلته یو حکومتی وزیر صاحب اعلان وکړو چې بالکل دا ټول ریسټ هاؤسز چې دی، دا د هر چا د پاره Free of charge چې دی، دا ختم شو۔ نو مونږه حیران هم وو خو بهرحال د حکومت اعلان وو، مونږه په دې طمع وو چې په تیر اجلاس کښې یا د هغې نه پس په اجلاس کښې به ظاهره خبره ده چې په دیکښې به امنډمنټس وشی، تر اوسه پورې ونشو خو بیا د دې نه عجیبه خبره دا ده چې په دې دوران کښې ما پخپله، که ایبټ آباد د ریسټ هاؤس کښې ته هلته کمره Block کوې، مونږ ته دا پته نه وه چې دلته زبانی خبره شوې ده او بیا په Written form کښې یو ډیپارټمنټ ته دا خبره نه ده تلې خو بیا هم مونږه چې به رابطه وکړه نو دا ټول هاؤس چې دے ، دا د سی ایم صاحب د پاره Block دے ، زه اسلام آباد ته درې پیرې لاړم، پختونخوا هاؤس ته مونږه لاړو چې د هغې کمرې تپوس کوې، دا خو د سینیئر منسټر د پاره Block ده، که د هغه کمرې تپوس کوې، دا خو د سپیکر صاحب د پاره Block ده، که د هغه دوه درې کمرو تپوس کوې، دا د وزیر اعلیٰ صاحب د پاره Block دی، سپیکر صاحب زمونږ غرض دا دے چې که تاسو یوه فیصله کوئ په سر سترګو باندې دې ټول هاؤس ته پکار ده چې هغه قابل قبول شی ځکه چې دا حکومت دے او د دوئ سره اختیار دے خو که خبره داسې وی چې د ځان د پاره یو قانون وی او د دې هاؤس د نورو ممبرانو د پاره بل قانون وی نو بیا زه د دې خبرې د باچا صاحب بالکل حمایت کوم چې داسې نه ده پکار، دا خو زما یقین دا دے چې دا د کومې ایجنډې خبره چې تاسو کوئ، د هغې سره هم موافق نه ده۔ پکار دا ده که واقعی تاسو خپلې ایجنډې ته سیریس یئ، واقعی که تاسو غواړئ چې من و عن هغه خپله ایجنډا لاګو کول غواړئ نو دلته خو وزیر اعلیٰ صاحب Repeatedly په هره پنځمه ورځ باندې دا خبره کوی چې زه به د ځان نه شروع کوم نو په کوم ځائے کښې به هغه د ځان نه شروع کوی؟ مونږه خواست دا کوؤ، حکومت ته پکار دا ده چې دلته کوم ځائے کښې قانون کوی، کومه فیصله کوی، مونږ ئے درسره منو خو اول به ئے په ځان لاګو کوئ، بیا به ئے د هغې نه پس په نورو ممبرانو باندې لاګو کوئ۔ مهربانی جی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اسراراللہ گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: تھینک یو، سر۔ سر، میں سمجھتا ہوں کہ جو یہاں پر تحریک استحقاق لائی گئی ہے، قانون کی رو سے بالکل جی ان کی جو Contention ہے، وہ بالکل درست ہے اور جب تک ایک Law amend نہیں ہو جاتا، ایک تقریر کے ذریعے اس میں امنڈمنٹ نہیں ہو سکتی۔ اس کا سر، پہلو یہ ہے کہ جب وزیر خزانہ صاحب نے تقریر کی تھی تو وہ معاشی اصلاحات کے حوالے سے انہوں نے اپنے ایک سال کا Roadmap دیا تھا اور اس میں وہ معاشی اصلاحات وقتاً فوقتاً مختلف انسٹرکشنز کے ذریعے یا لیجسلیشن کے ذریعے جو آنا ہوتی ہیں، یہ اس کا اعادہ تھا۔ میرے نوٹس میں یہ بات نہیں ہے کہ کوئی آنریبل ممبر گیا ہے اور اس سے کوئی رقم طلب کی گئی ہے، وہ جیسے پرانا جب تک یہ Act amend نہیں ہو جاتا، یہ جو پریویلجز ہیں، یہ ممبران اسمبلی کے بدستور موجود ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سر، اس یقین دہانی کے بعد آنریبل ممبر صاحب کی جو تحریک استحقاق ہے، اگر اس پہ مہربانی کر کے زور نہ دیں، واپس لے لیں کیونکہ اگر ان کو کوئی مسئلہ، خدانہ کرے پہلے ان دنوں میں تو درپیش نہیں آیا، آگے بھی نہیں آئے گا اور اگر درپیش آئے گا بھی سہی تو ان شاءاللہ گورنمنٹ کی طرف سے ہم اس چیز پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ جو تھا، وہ ہماری معاشی اصلاحات تھیں For the next one year 2013-14، جب تک Law amend نہیں ہو جاتا We are here اور جہاں تک بابک صاحب کی بات کا تعلق ہے تو سر، میں کہونگا کہ یہ ایک Simple privilege motion ہے، اس میں دو چیزوں کو Club کرنا Designated room جناب سپیکر، آپ سے پہلے بھی سپیکر کا تھا، Designated room اس سے پہلے بھی چیف سیکرٹری کا تھا، Designated room اس سے پہلے بھی چیف منسٹر کا تھا بلکہ اس میں جو تعمیرات ہوئیں، وہ گزشتہ دور حکومت میں ہوئی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں سر کہ ان دو چیزوں کو ہم Club نہ کریں، یہ ہاؤس ہے، یہ ایک جرگہ ہے، یہاں پہ جو بھی اگر کوئی ایسے اقدامات ہونگے، ہمارے لئے ممبران اسمبلی نہ صرف قابل احترام ہیں بلکہ جو ان کا استحقاق ہے، اس کا یقیناً ہم لحاظ رکھیں گے۔ تھینک یو، سر۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ حسین خان۔اچھا اچھا۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر، د دوئ خپله مرضی ده چې واپس کوی ئے یا پرې زور لګوی، لکه څنګه چې منسټر صاحب اووئیل چې دا یو معاشی اصلاحات وو، د هغې باره کښې اعلان شوے دے، دا خبره خطا له ځی ځکه چې د خیبر پختونخوا هاؤس اسلام آباد نه علاوه نور د سی اینډ ډبلیو، د فارسټ یا چې څومره نور هاؤسز دی، د هغې د ایم پی ایز نه باقاعده درې درې زره، دوه دوه زره، پینځلس پینځلس سوه روپئ کټ شوې دی نو استحقاق خو Already مجروحه شوے دے، اوس که ایم پی اے صاحب پرې زور لګوی نو د ده خوښه ده خو دا غلطه خبره ده چې معاشی اصلاحات وو ځکه که دا معاشی اصلاحات وے نو بیا خو پکار ده چې خیبر پختونخوا هاؤس کښې هم هغسې شوې وے۔ سر، په څه هاؤسز کښې پیسې ئے کټ کړې دی ترینه او په څه کښې د هغوی نه پیسې نه دی کټ کړې، څه ګډه وډه لانجه ده جی۔

جناب سپیکر: یوسف ایوب صاحب۔

جناب یوسف ایوب (وزیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ، جناب سپیکر۔شاہ صاحب نے جو بات کی ہے اور گنڈا پور صاحب نے Endorse بھی کی ہے، قانون اور پریویلج کے مطابق تو یہ بات بالکل بنتی ہے لیکن ہمارے جتنے Coalition partners ہیں، ہمارے جتنے ساتھی ہیں حکومت میں، ہماری پارلیمنٹری پارٹی میٹنگز ہوئی ہیں اور ان پارٹی میٹنگز میں بھی یہ چیز ڈسکس ہوئی ہے اور یہ فیصلہ ہوا ہے کہ کم از کم ہم حکومتی جماعت کے لوگ جب کسی ریسٹ ہاؤس میں جائیں گے یا کوئی Facility avail کریں گے، ہم پیسے دینگے، یہ پریویلج ان کا ہے، یہ دینا چاہیں یا نہ چاہیں،ان کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بات کریں،اس کے بعد آگے ایجنڈے کی طرف جائیں گے۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب! نور څه دغه نه وو جی خو دا طریقه کار غلط وو جی-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سید محمد علی شاہ: چې تش د اسمبلئ په تقریر کښې خبره کول او هغه بیا د اسمبلئ یو خپل قانون او ضوابط وی جی، داسې طریقه کار غلط وو۔ اسرار خان چې کوم Commitment مونږ سره وکړو، دا شوے وو جی، Payment باقاعده ئے اخستے دے، یواځې زما نه نه، د دې ټول هاؤس نه، که اپوزیشن والا دی او که ټریژری بنچز والا دی، د هر یو نه پیسې اخستلې شوې دی، ما ځکه دا استحقاق دلته راوړے دے خو چې څنګه منسټر صاحب Commitment راسره وکړو، زه خپل تحریک استحقاق واپس اخلم۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ گنڈاپور صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد۔ یو منټ جی، ګنډا پور صاحب جواب ورکړی بیا تا سو۔۔۔۔

وزیر قانون: سر! میں باچا صاحب کا مشکور ہوں، سر! اگر مجھے سن لیا جائے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! دا د هاؤس پراپرټی ده، اوس خو هاؤس کښې راغلې ده او مونږ په دې باندې خبره کول غواړو جی۔

وزیر قانون: سر! یہ موشن ان کی ہے، میرے خیال میں میں ان کو ہی جواب دیتا ہوں، یا تو اگر یہ ایڈ جرنمنٹ موشن ہوتی اور اس کو ایڈمٹ کیا جاتا، پھر رولز کے تحت ہوتا۔ ابھی یہ ان کی موشن ہے، اگر وہ واپس لیتے ہیں تو اس میں میرے خیال میں۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: نہیں سر! یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے۔

وزیر قانون: نہیں سر، ہاؤس پراپرٹی تو اس وقت ہے کہ اگر وہ Insist کریں، ہاؤس پراپرٹی تو سر اس وقت ہے کہ جب تک ممبر مطمئن نہ ہو۔ جب ممبر مطمئن ہو گیا اور اس نے واپس لے لی، میرے خیال میں سر، اس کو اگر ویسے ہی ہم لمبا کریں تو اس میں مزید بھی آپ کا ایجنڈا ہو گا۔ میری گزارش سر، یہ ہے کہ جن ممبران سے وہ سمجھتے ہیں کہ اس مد میں پیسے لیے گئے ہیں، وہ ایک Application دیدیں جی، ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ وہ رقوم ان کو واپس کرے گا۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔ایک منٹ،ایک منٹ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یو کس خبره وکړئ۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! دا سې ده۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار صاحب خبره وکړئ جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! مونږ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو کس خبره وکړئ جی، یو کس۔ سردار صاحب! هغوی وکړی بیا د هغوی نه پس۔

جناب سردار حسین: ما له خو تاسو فورم راکړو۔

جناب سپیکر: هغوی چونکه د وختی نه راته وائی نو هغوی ته۔۔۔۔

نوابزاده ولی محمد خان: جناب سپیکر صاحب! چې ځنګه زمونږه محمد علی شاه باچا صاحب خبره وکړه او منسټر دلته خبره وکړه نو دا چې کومې مطلب دا پیسې دی، دا باقاعده زما نه په فرنټیئر هاؤس کښې کټ شوې دی او زه به ان شاء الله تعالیٰ هغه رسید دوئ له راوړم کوم چې کچه رسید دے، ان شاء الله تعالیٰ سحر به زه په دې اسمبلئ کښې هغه پیش کوم او دا خو د پی ټی آئی حکومت دے چې دوئ وائی دا انصاف کوؤ او انصاف غواړو خو چې مطلب دا دے د ایم پی اے کوم هغه حیثیت دے، کوم دغه دے، دا ټرانسفر مونږ نه شو کولے، د چا سفارش مونږ هم نه شو کولے، دا سې ډیر مسائل دی چې هغه مونږ هم نه شو کولے چې کوم مونږ ته د ګورنمنټ د طرفه سهولتونه ملاویږی، هغه مونږ نه هم دا حکومت اخلی خو دا زه ګنړم چې دا یواځې د اپوزیشن خبره نه ده، دا مطلب دا دے حکومتی سطح باندې هم لکه د هغوی هم خبره ده چې هغوی ته هم دا سهولت وو خو دا ډیره د افسوس خبره ده او دوئ سره ان شاء الله تعالیٰ چې مونږ کوم ځائے مطلب دے اسمبلئ ته، دې پختونخوا هاؤس کښې اسلام آباد شو یا مطلب دا دے پختونخوا هاؤس ایبټ آباد شو، هر یو شو چې مونږ هلته ځو نو مونږ هغه

سستم چې دے ، کوم زوړ سستم وو یا چې د زړو ایم پی اے گانو سره وو، هغه نشته۔ نو په دې باندې زمونږ د ټولو مطلب دا دے ، زه خو دا گنړم چې دې هاؤس ته زما ټولو ته دا اپیل دے چې په دې باندې دا ټول احتجاج وکړی او دوئ سره مطلب دا دے چې اتفاق وکړی چې یره دا سهولتونه دوئ زمونږ نه نه اخلی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: بات کرنا چاہتے ہیں اب-----

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، منسټر لا ء دا خبره کوی، دا هغوی سره Related خبره ده، هغه وائی چې دا دوه ځیزونه یو بل سره Club کیږی، دا داسې نه ده۔ منسټر صاحب! وزیرانو صاحبانو! لږه به سینه لویوئ، دا داسې هم نه ده چې تاسو به دومره د تنګ نظرئ نه کار اخلئ، دلته به یو منسټر یا یو ایم پی اے چې دے ، هغه به یو ایشو راوړی چې هغه په حقیقت باندې مبنی وی، تاسو کښې به دومره برداشت نه وی چې خبره به هم نه اورئ نو دا به څه کیږی؟ دا زمونږه او ستاسو پینځه کاله دی، دا ژوند خو به زمونږه او ستاسو ډیر زیات ګران شی۔ سپیکر صاحب، دا یو ډیره سنجیده ایشو ده، دا یو ډیره زیاته سیریس ایشو ده، زمونږ غرض صرف دا دے چې ستاسو په نوټس کښې دا خبره ځکه راولو او دا طمع ده ستاسو نه زمونږه چې داسې قسم له ایشوز راځی، دلته کښې خو یقین دهانئ ډیرې زیاتې وشوې، دلته د ډیډک خبره راغله، دلته زما ملګرو واک آؤټ وکړو، دا وزیران صاحبان راغلل او په دې ځائے کښې ئے ورسره وعده وکړه، که نن زه د دې وزیرانو صاحبانو نه تپوس وکړم چې د دوئ هغه وعده نن څه شوه نو دوئ به ما له څه جواب راکوی؟ نو داسې نه ده، پکار دا ده چې کومه وعده، کوم Commitment په فلور آف دی هاؤس باندې وشی چې هغه Materialized شی۔ دغه ګزارش تاسو ته کوؤ، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: زما خیال دے-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ جی، زه دغه کوم تاسو د دغې نه پس، چونکه یو دوه دغه دی-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! زه د ډیډک باره کښې خبره کوم جی، دا خو ډیره اهمه مسئله ده او په دې باندې ټولو ممبرانو۔۔۔۔

جناب سپیکر: گوره جی د ټولو نه زیات، زه به Basically گورم چې اپوزیشن ټولو ته موقع ملاویږی، بنه په طریقه باندې به هر چا ته خپل دغه به ملاویږی، دا سې خبره نشته۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: د ډیډک چیئرمین (مائیک بند ہے) نو هغه اپوزیشن ټولو واک آؤټ وکړو نو د دې، نن خو بنه ده یو منسټر خو ناست دے او نور منسټران خو په دې ټائم باندې موجود نه دی، یوسف ایوب صاحب هم، نو هلته د اپوزیشن سره ټولو دا یو Commitment وکړو چې په دې باره کښې به مونږه د سی ایم صاحب سره خبره کوؤ او دا ستاسو چې کوم Grievances دی، هغه به مونږه ختموؤ خو زه په دې باندې حیران یم چې اوسه پورې نه د اپوزیشن والا سره د دې متعلق خبره وشوه او نه ئے کم از کم دومره وکړل چې یره بهئ د ډیډک باره کښې تاسو دې گورنمنټ سره کښینئ دا خبره به درسره حل کړو خو ما ته لکه څنگه بابک صاحب خبره وکړه چې تاسو خو کم ازکم چې کوم لاء ده، هغه هم Violate کوئ لگیا یئ، لکه څه رنگې د پریویلج خبره کیږی نو تاسو هغه Right ما ته نه شئ راکولے ولې چې هغه لاء هم Violate کوئ لگیا یئ نو په دې سټیج باندې زه نن بهرپور احتجاج کوم او د دې اسمبلئ نه د ډیډک چیئرمینی چې تاسو مونږ سره کوم Commitment کړے وو، په هغه سلسله کښې نن زه ټول اپوزیشن والا ته دا ریکویسټ کوم چې مونږ نن بیا هغې طریقې سره واک آؤټ کوؤ۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

اراکین: عوام کیلئے بیٹھ جائیں۔

Mr. Speaker: Item No. 08: Madam Nighat Yasmin Orakzai, MPA, to please move her adjournment motion No. 14, in the House.

چونکہ وہ آج نہیں آئی ہیں تو اس کو Lapse سمجھتے ہیں، ہم ایجنڈا آگے چلاتے ہیں۔ آپ جائیں، یوسف ایوب صاحب، شاہ فرمان خان اور یاسین خلیل صاحب! آپ لوگ جائیں۔ آئٹم نمبر 10: Basically ایجنڈا

بھی، ہمارے پاس صرف ایک ایجنڈا آئٹم رہتا ہے تو ہم نے مشورہ کیا ہے کہ وہ آجائیں تو اس کو آگے کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ ختم ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: ہاں، بالکل آپ بات کریں۔ آپ لوگ Kindly اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں، میں معزز ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اپنی اپنی سیٹوں پہ بیٹھ جائیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ، جناب سپیکر۔ ایک انتہائی اہم ایشو ہے مگر میں صوبائی وزیر صحت کو ایوان میں نہیں دیکھ رہی لیکن ان کے ڈیپارٹمنٹ سے متعلق ہے۔ جو خطرہ اس وقت پورے صوبے میں عوام کے سر پہ منڈلا رہا ہے، وہ ہے 'ڈینگی فیور' اور اس حوالے سے جو ایک وباء اس وقت صوبے کے مختلف اضلاع میں شروع ہے جناب سپیکر، میں سمجھتی ہوں کہ جو اقدامات کئے جا رہے ہیں، یہ صرف Cosmetic ہیں، اس وقت Superficial ہیں اور اس کو اتنا سیریس/ سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا جس طریقے سے اس مسئلے کو لینا چاہیئے۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ حکومت کو اس بارے میں تنبیہہ کریں کہ وہ اس پر ایک ٹاسک فورس بناتے ہیں یا جس طریقے سے، تاکہ بنیادی طور پر باقاعدہ ٹاسک فورس کے تحت اس پر عمل کیا جائے اور اس کی جو جڑ ہے یا بنیاد ہے، اس کی بیخ کنی کیلئے فوری طور پر اقدامات کئے جائیں۔ دکھانے میں تو دکھا رہے ہیں کہ جناب وزیر صحت بھی جا رہے ہیں اور سیکرٹری ہیلتھ بھی گئے سوات میں اور اب بھی کچھ رپورٹس مردان میں آگئی ہیں مگر یہ پتہ نہیں کہ اس کیلئے کیا اقدامات کئے گئے؟ کیا ہمارے ہاسپٹلز تیار ہیں؟ کیا اس کی جو بنیاد ہے 'لاروا'، اس کی صفائی کیلئے کیا کیا جا رہا ہے اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ جو سپرے اس کیلئے استعمال ہوتا ہے، وہ بھی صحیح سپرے نہیں ہے۔ تو میری آپ سے یہ استدعا ہے جناب سپیکر کہ آپ اس کے متعلق ایوان کو مطلع کرنے کیلئے اقدامات، احکامات جاری کریں تاکہ اس پر باقاعدہ بریفنگ دی جائے ممبران کو بھی کہ وہ کیا اقدامات ہیں اور اس کیلئے کیا پنجاب کی طرز پر جس طرح پنجاب نے، حکومت پنجاب نے کئے تھے، کیا ہم اس کے Parallel اقدامات لے رہے ہیں، یہ جو انتہائی خطرناک اور موذی قسم کا Disease ہے یا وباء کہیں، یا آپ کا جو مسئلہ ہے، اس کو فوری طور پہ حل کرنے کیلئے؟

جناب سپیکر: میں تھوڑا پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہمارے سیکر ٹریز میں کوئی ہیلتھ سے آیا ہے کہ نہیں آیا؟ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کوئی ہے؟ یہاں پہ کوئی بات سننے والا ہے کہ نہیں ہے؟ ہاں تو اس پہ کیا، یہ تو مطلب اتنا اہم اس میں۔۔۔۔۔

Ms. Mehr Taj Roghani: Can I respond?

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ جی۔ یہ اس طرح، یہ تو بہت مطلب ایک بہت غیر ذمہ دار رویہ ہے کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کوئی آیا بھی نہیں ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے کوئی نہیں آیا ہے اس میں۔ (سیکرٹری اسمبلی سے) ___ لاء منسٹر صاحب ہمارے کدھر ہیں؟ یہ لاء منسٹر کو ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آج ہی اس اسمبلی کے فلور پہ جو یہ ہو رہا ہے کہ جتنے سیکرٹریز نہیں آئے ہیں، میں لسٹ چیک کرتا ہوں، چیف منسٹر کو لکھ کے بھیج دیں کہ ان کے خلاف Disciplinary action ہو۔ آپ کو منظور ہے؟

اراکین: منظور ہے۔

جناب سپیکر: یہ ابھی اس وقت اتنی اہم بات ہو رہی ہے اور کوئی سننے والا نہیں ہے تو میں، لاء منسٹر جب بھی آجائیں، اس کو باقاعدہ Explanation letter جانا چاہیئے اور چیف منسٹر کو باقاعدہ اس کے خلاف Disciplinary action لینا چاہیئے اور اس کو میں خود Pursue کرونگا کیونکہ اگر اسمبلی کا اس طرح نہیں ہوتا تو پھر بہت بڑی زیادتی ہے۔ (قطع کلامیاں) ہیلتھ ہیلتھ، (قطع کلامیاں) مطلب ہے اس وقت، یہ اس وقت فوڈ کا کوئی نہیں آیا فوڈ کا، فوڈ کا کوئی سیکرٹری نہیں Available، فنانس کا کوئی Available نہیں ہے اور میاں صاحب، جمشید صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی نہیں Available، آپ کے ڈیپارٹمنٹ کا اور انوائرونمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا کوئی Available نہیں ہے، کم از کم اپنے سیکرٹریز کو تو Clear cut بتادیں کہ اسمبلی کیلئے کوئی ذمہ دار آدمی یہاں بھیجا کریں، اگر کوئی ایسا ایشو ہو تو وہ، زکوۃ عشر کا بھی کوئی نہیں آیا۔ بس جو جو بھی ہیں، ہم نوٹیفیکیشن بھیج دیں گے، چیف منسٹر کو بھی بھیج دیں گے، آپ Concerned کو بھیج دیں گے تاکہ آئندہ کیلئے اس کا خیال رکھا جائے۔ جی محمود خان۔

جناب محمود خان: جناب سپیکر صاحب! ستاسو توجه غواړم. دا نن سبا غټ اختر راروان دے جی او زمونږ دې علاقه کښې، زه په باؤنډری بانډې ووسيږم، زما حلقه PK-07 ده، ورسره خوا کښې PK-08 هم ده، PK-09 هم زما حلقه کښې

راځي او ورسره خوا کېنې دی۔ د قربانۍ د پاره خلق ځاروی واخلی ناصر پور منډهئ کېنې، نو چې هغوی کله خپل Settled area ته راوړی نو په لاره کېنې ئے پولیس ځائے په ځائے تنګوی او سل دوه سوه، پینځه سوه، زر روپۍ ترینه واخلی نو مطلب چې د هغه ځائے نه دوئ راروان شی او دې خپل Settled area کېنې پولیس دوئ وهی، بندوی ئے نو خلق به قربانۍ د پاره ځاروی کوم ځائے کېنې اخلی؟ ځکه چې هغوی خو غټه منډهئ کېنې هغه ځاروی واخلی او ورکوټې منډهئ ته ئے، کلو ته ئے راوړی او پولیس د دوئ نه پیسې اخلی نو د دې زور خو به هم دې عوامو ته ملاویږی ځکه چې ځاورو باندې هغوی یو ځائے کېنې، دوه ځایه کېنې دوه دوه زره، درې درې زره روپۍ ورکړی نو دا ځاروی خو هم په دغه شی ګرانیږی، Kindly دوئ چې په کوم چیک پوسټ چې کوم دوئ وائی چې دا افغانستان ته سمګل کیږی یا ټرائبل ته ځی، هغه ټرائبل چیک پوسټ باندې چې کوم دے، هلته د دوئ رکاؤ کوی او په Settled کېنې د د دوئ په ځائے د خلقو سره زیاتے نه کوی جی۔ ډېره مهربانی۔

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر! یوه ضروری خبره کول غواړم، که ستاسو اجازت وی؟

جناب سپیکر: ځکه چې دا داسې نه ده چې مونږه، چې ___ بات کریں جی۔ عبدالکریم صاحب۔

جناب عبدالکریم: شکریه جی، ډېره ډېره۔ زه یو سیریس ایشو چې نن سبا په دې پختونخوا سیمه ټوله باندې رادرپیش ده، د هغې نوټس ستاسو په علم کېنې راولم۔ د ګریډ 12 نه 14 او د 14 نه 15 په محکمه ایجوکیشن کېنې پروموشنز وشول جی، د هغې پروموشنز د وجې نه د خپل یونین کونسلو نه خلق تحصیل او ډسټرکټ لیول باندې خواره شو۔ هغه ټیچران چې کوم Suffer شو، بیا Specially زمونږه زنانه ټیچرانې، نو زه تاسو ته او دې هاؤس ته دا اپیل کوم چې د دې ازسرنو حکومتی بنچونه او اپوزیشن بنچونه یو داسې پالیسی، د دې نه مخکېنې د یونین کونسل پالیسی وه، اوس هغه پالیسی لاړه ډسټرکټ کیډر ته، د هغې د وجې نه خاصکر زنانو ته ډېره لویه مسئله ده، تاسو ته مې دا دغه دے، د دې

اسمبلۍ ټولو ممبرانو صاحبانو ته مې دا خواست دے چې دا د هرې ضلعې مسئله ده نو ډیره مهرباني به وی که په دې باندې څه غور وشي۔

(ایوان میں چند منٹ کیلئے خاموشی)

حاجی قلندر خان لودھی (مشیر خوراک): جناب سپیکر! میری ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب۔

مشیر خوراک: جناب سپیکر، آپ چند منٹ کیلئے بریک کرلیں یا اس کو Continue رکھیں کہ یہ خاموش بیٹھنا تو میرے خیال میں مناسب نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل۔

مشیر خوراک: یا اس کو Continue کریں یا دس پندرہ منٹ کیلئے بریک کرلیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ آرہے ہیں، ابھی ہمارا جو Delegation گیا تھا، اس کی بات ہو گئی ہے، بس ہمارے پاس صرف ایک دو آئٹمز رہ گئے ہیں ایجنڈے پہ۔ اچھا جی۔

(ایوان میں چند منٹ کیلئے دوبارہ خاموشی)

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): سر! اپوزیشن کے ہمارے جو ممبران ہیں، ان سے بات چیت ہو گئی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم باہمی مشورہ کرکے، تو ہمیں ایک دو منٹ اور دیئے جائیں تاکہ وہ ہاؤس میں آجائیں۔ چونکہ ان کے ایجنڈا آئٹمز بھی ہیں، اگر ہم ان کی غیر حاضری میں کارروائی شروع کریں تو میرے خیال میں کوئی اچھا نہیں لگے گا۔ بہر حال ان کی اور ہماری جو بات چیت تھی، وہ اچھی رہی اور اس سلسلے میں انفارمیشن منسٹر کی حیثیت سے شاہ فرمان خان، جب وہ ہاؤس میں آئیں گے تو ان کو باقاعدہ ایک ایشورنس بھی دیں گے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان۔ قیموس خان! آپ کا وہ آیا ہوا ہے کال اٹینشن نوٹس، قیموس خان۔

جناب قیموس خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: Sorry، ایڈ جرنمنٹ موشن ہے۔

تحریک التواء

Mr. Speaker: Mr. Qaimoos Khan MPA, to please move his adjournment motion No. 16, in the House.

وزیر قانون: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: قیموس خان ایډجرنمنټ موشن پیش کړے دے ، د دې نه پس به تاسو خبرې وکړئ کهلاؤ ، مونږ سره ټائم شته جی ، هیڅ پرابلم نشته۔ دوئ دا خپل دغه وکړی ایجنډا باندې دغه وکړئ۔

جناب قیموس خان: جناب سپیکر! اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے، وہ یہ ہے کہ ضلع سوات میں ڈینگی وائرس وبائی مرض پھیل چکا ہے اور ہسپتالوں میں تادم تحریر، دا تحریر چې دے په 24-08-2013 شوے دے او اوس به زرګاؤ ته رسیدلی وی ، په هغه وخت کښې ما 70 لیکلی وو ، سے زیادہ مریض ہسپتال میں داخل ہو چکے ہیں جبکہ ہسپتال میں مریضوں کیلئے دوائی، مچھر دانی، مناسب سہولیات نہ ہونے کے برابر ہیں، اسلئے حکومت فوری طور پر ایمر جنسی حالات کے تحت دوائیاں اور متعلقہ سہولیات باہم پہنچائے، نیز علاقے میں مچھر مار سپرے کا بندوبست کیا جائے۔

جناب سپیکر ، څو پورې چې ما ته علم دے ، په دې سلسله کښې حکومت د هسپتالونو پورې یو دوه کروړه روپئ هغوی ته ورکړې دی لیکن کوم سپرے چې کوی نو هغه په سړکونو باندې تش ګاډی روان دی ، نه په کوڅو کښې کیږی او نه په کورونو کښې او تقریباً په زرګاؤ خلق چې کوم دے نو د سوات خلق نن په هسپتالونو کښې پراته دی ، څوک په کورونو کښې بیمار دی نو حکومت د دا کار وکړی چې دغه کوڅو کښې دې سپرے وکړی ، په کورونو کښې دې سپرے وکړی او د هغې د پاره دې مناسب د هغه خلقو داد رسی وکړی جی۔

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب۔

وزیر قانون: سر! یہ کال اٹینشن یا تحریک التواء جو آئی ہے، میرے خیال میں یہ ایک انتہائی Sensitive matter ہے اور میری یہ گزارش ہو گی کہ یا تو اگر آپ اس کو Defer کر لیں کیونکہ Concerned Minister ہیں نہیں اور یہ انسانی جانوں کی بات ہے اور یا اگر یہ اس کو ایڈمٹ کرانا چاہیں تو بھی گورنمنٹ

اس پہ Ready ہے، یہ اس کو ایڈمٹ کرالیں تاکہ اس پہ ایک ڈسکشن ہو جائے اور پھر اس پہ ایک طریقہ کار واضح ہو جائے گا۔ منسٹر صاحب بھی تب تک آجائیں گے، یہ انسانی جانوں کا معاملہ ہے اور ہم اس پہ وہ ایک لفاظی نہیں کرنا چاہتے جس سے ان کی تسلی نہ ہو اور اس پہ جو اقدامات ہیں، Concerned Minister بھی آجائیں گے اور باقی ممبران بھی اس پہ بات کر سکیں گے تو یہ ان کی Discretion ہے جس کو وہ کرنا چاہیں۔

جناب سپیکر: قیموس خان۔ ان کا مائیک آن کریں۔

جناب قیموس خان: دا جی کہ Defer کوئ د وزیر د راتلو پورې، سبا ته ئے کړئ یا کومې ورځې ته ئے کوئ۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں کل تک اس کو پینڈنگ کرتے ہیں۔ ہم نے آج کہا کہ جو سیکرٹریز نہیں ہیں، جو ان کے خلاف Legal وہ ہے، ہم بھی کر رہے ہیں، کل تک اس کو پینڈنگ کرتے ہیں۔

جناب قیموس خان: ٹھیک ہے جی۔ مہربانی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ فرمان کچھ بات کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: شکریہ، جناب سپیکر۔ جس بات کے اوپر ہمارے اپوزیشن بھائیوں نے Protest کیا، ہم ان کو یقین دہانی کراتے ہیں کہ چیف منسٹر صاحب کے ساتھ اس ایشو کے اوپر سیریس بات ہو گی اور آپ کے سامنے ہو گی اور ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں۔ یہ ہم آپ کو تسلی دیتے ہیں، یقین دہانی کراتے ہیں اور جب بھی چیف منسٹر صاحب آجائیں تو آپ کے سامنے ان کے ساتھ بات کریں گے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: کوئی ٹائم، کوئی Time limit آپ دیں گے، جلد از جلد ہو تو۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ واطلاعات: ویسے ٹائم، میں جلد از جلد کی بات اسلئے کرونگا کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر مسلمان دائیں طرف منہ موڑلے تو پھر اس کے پاس یہ گارنٹی نہیں ہوتی کہ وہ بائیں طرف موڑلے گا تو کیا پتہ چلتا ہے لیکن بہر حال جیسے ہی وہ اپنے ایوان میں پہنچیں گے، سب سے پہلے میں ان سے یہی بات کروں گا، یہ آپ کے ساتھ وعدہ ہے۔

(تالیاں)

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 10: 'Call Attention Notices': Sardar Aurangzeg Nalotha, MPA, to please move his call attention notice No. 49, in the House.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حالیہ طوفانی بارشوں کی تباہ کاریوں سے ضلع ایبٹ آباد کے تمام روڈز، اکثریتی روڈز تباہی کا منظر پیش کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ کھڑی تمام فصلیں بھی تقریباً اکثریت سے تباہ ہو چکی ہیں اور غریب لوگوں کے مکان بھی کافی حد تک Damage ہوئے ہیں جس سے پورے ضلع کے عوام میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے اندر، عموماً ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد اور خصوصاً میرا جو حلقہ ہے، حلقہ PK-47 حویلیاں، حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے سڑکیں مکمل طور پر اگر نہیں تو 60 فیصد تباہ ہو چکی ہیں، جو پکی سڑکیں تھیں اور کچی سڑکیں تھیں۔ ٹیوب ویلز جو ان کے، چونکہ ہمارا پہاڑی علاقہ ہے تو ٹیوب ویلز کے پائپ متاثر ہوئے ہیں، ٹینکیاں متاثر ہوئی ہیں۔ جب میں نے ایکسیئن صاحب سے بات کی، سی اینڈ ڈبلیو سے اور پبلک ہیلتھ سے تو انہوں نے کہا جی کہ ہمارے پاس ایم اینڈ آر کا جو فنڈ آتا تھا، وہ ہمیں بالکل نہیں ملا ہے اور اس ایم اینڈ آر سے ہم سڑکیں کھولتے تھے، Dozers بھیجتے تھے یا کوئی پائپ لائینوں کی مرمت کرتے تھے ٹینکیوں کی، تو ایک تو میری یہ درخواست ہو گی حکومت سے کہ فی الفور ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کو جو ایم اینڈ آر اس سال نہیں دیا گیا ہے، فوری طور پر ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کو ایم اینڈ آر کا جو فنڈ میں اس کا حصہ بنتا ہے، اس کو دیا جائے تاکہ ہماری جو بند سڑکیں ہیں، رابطہ سڑکیں ہیں، وہ فی الفور کھل جائیں اور جو Damage ہوئی ہیں سڑکیں، پلیں اور ان کی دیواریں، وہ بھی فوری طور پر کوئی سروے ٹیم اور اس کا Estimate بنا کر ان کو مرمت کیا جائے اور اسی طریقے سے ٹیوب ویلز جو متاثر ہوئے ہیں، ان کیلئے بھی حکومت کوئی سروے کرے یا اس کیلئے کوئی جس طرح بھی سسٹم اپنے میں وہ کرتے ہیں تاکہ یہ سکیمیں

ٹیوب ویلز کی بھی بحال ہوں اور سڑکیں بھی۔ دوسری بات یہ ہے جی کہ میرا حلقہ جو ہے، اس میں ایک ندی دوڑ ہے اور اس دفعہ طغیانی کی وجہ سے بارشوں نے جو تباہی لائی ہے تو اس دوڑ سے جو لوگوں کی زمینیں تھیں اور مکانات تھے، وہ کافی بہہ گئے ہیں اور غالباً چند درجن سے زیادہ لوگ جو ہیں، وہ مرے ہیں یعنی اس سیلابی ریلے کی وجہ سے، تو اس کیلئے ایری گیشن کو ہدایت کی جائے محکمہ ایری گیشن کو کہ جو نقصانات لوگوں کے ہوئے ہیں، ان کا سروے کرکے اس کیلئے جو بندوبست کریں، ٹلے لگائیں یا جس طریقے سے بھی ایری گیشن کا سسٹم ہوتا ہے تو میری یہ گزارش ہے جی کہ پورے ضلع کے اندر جو تباہی ہوئی ہے، یہ دوسرے میرے ممبران اسمبلی بھی بیٹھے ہوئے ہیں ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے، تو ضلع ایبٹ آباد کی اس تباہی کا فوری طور پر حکومت نوٹس لے اور آفت زدہ ضلع ایبٹ آباد کو قرار دے۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: یوسف ایوب صاحب جواب دینگے۔

مشیر برائے خوراک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یوسف صاحب بات کرلیں تو پھر اس کے بعد آپ کریں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ، سپیکر صاحب۔ سردار اورنگزیب صاحب نے جو بات کی ہے جی، یہ بالکل واقعی بڑی Genuine بات ہے کیونکہ پہاڑی علاقہ ہے اور Torrential rains کی وجہ سے Flash floods آتے ہیں اور واقعی بڑی Damages، روڈز بھی Damage ہوئے ہیں، روڈز کا تو تھوڑا بہت مجھے پتہ بھی ہے غالباً ٹیوب ویلز بھی، یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ آج ہی تقریباً تینوں چیف انجینئرز جو صوبے کے ہیں، ہم نے ان کو کہا ہے کہ اگلے دو تین دن میں جتنا سی اینڈ ڈبلیو کا انفراسٹرکچر یعنی روڈز، بلڈنگز یا Bridges اگر Flash floods میں کوئی Damages ہوئی ہیں تو ان کی رپورٹ فوری طور پر ہمیں دی جائے تاکہ ہم فنانس اور پی اینڈ ڈی سے اس قسم کی رقم فوری طور پر لیکر ان کی مرمتیں کروا سکیں اور ساتھ ہی ہم نے اپنے ایکسینز کو بھی یہ ہدایت کی ہوئی ہے کہ اگر آپ کے پاس فنڈز نہیں بھی ہیں اور اگر Flood damages میں کوئی روڈ یا کوئی انفراسٹرکچر جدھر آبادی کو ایک نقصان ہو رہا ہے، آپ فوری طور پر کنٹریکٹ دیکر کام کروالیں کیونکہ ایک دفعہ Damages میں کام کوئی کنٹریکٹر کرائے گا، لازماً فنانس کو اور پی اینڈ ڈی کو اس کو پیسے دینا پڑینگے۔ تو سردار صاحب! اگر ابھی تک آپ کے ڈپٹی کمشنر کے

ادھر نہیں بھی پہنچیں Through Damages، تو Kindly اگلے دو تین دن میں جتنے نقصان ہوئے ہیں، اپنے ایکسیئن کو ٹیلی فون کرکے وہ In writing ادھر تک ضرور پہنچادیں اور ان شاءاللہ ہم اس کیلئے فنڈز بھی Provide کرینگے اور جو Flood damages ہوئی ہیں مطلب Genuinely جو Damages ہوئی ہیں، تصدیق کے بعد، ظاہر ہے وہ ڈپٹی کمشنر کریگا، اس کو Repair کے فنڈز دیئے جائیں گے۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، یہ جو۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب بات کریں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ اتنا جلدی بندوبست تو فنڈز کا نہیں ہو سکتا ہے لیکن جو روڈز بند ہیں Sliding کی وجہ سے اور بہت ہی دشواریاں ہیں، لوگوں کو اپنے گھروں تک جانے کیلئے ساز و سامان، تو وہ فی الفور کھولے جائیں تو ایک ابھی جو ایکسیئن آپ نے Change کیا ہے، میں آپ کو سچ بتاتا ہوں کہ میں نے اس ایکسیئن صاحب کو فون کیا ہے کہ جی ایکسیئن صاحب! فلاں فلاں روڈ میرے حلقے کے بند ہیں تو ان کا بندوبست کریں، تو اس نے کہا کہ آپ پشاور سے فنڈ لائیں، ایم اینڈ آر صوبائی حکومت نے بند کیا ہوا ہے، ہمارے پاس کوئی فنڈ نہیں ہے روڈ کھولنے کیلئے، تو جب تک وہ ہمیں فنڈ نہیں دینگے تو ہم کس طرح روڈز کھولیں گے؟ تو Kindly یہ ذرا اس سے پوچھیں کہ مجھے اس طرح کا جو اس نے جواب دیا ہے، یہ حقیقت پر مبنی ہے یا اس نے کوئی اپنی طرف سے ٹالنے کی کوشش کی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہیں دیکھیں، اگر ایم اینڈ آر کے فنڈز دیئے جائیں، وہ تو تقریباً پورے صوبے کے Utilize ہوئے ہیں، اس سال کے ایم اینڈ آر کے فنڈز کسی ضلع کو ابھی تک نہیں ملے، وہ آپ سب کو پتہ ہے، ایم اینڈ آر کی بات وہ صحیح کر رہا ہے لیکن آپ نے چونکہ یہ چیز Raise کی ہے، اس کو کل صبح ہی انسٹرکشنز دی جائیں گی، جو روڈز فلڈ کی وجہ سے بند ہوئے ہیں، وہ کریش پروگرام کے تحت کسی کو ٹھیکہ دیکر ان کو وہ راستہ ہموار کروائیں گے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: سید جعفر صاحب کا یہ ایک کال اٹینشن نوٹس ہے۔

جناب سردار حسین: زہ هم د دې متعلق خبره کوم۔

جناب سپیکر: میں آپ کو موقع دیتا ہوں، یہ فارغ ہو جائیں، اس کے بعد جن جن ایشوز پر بات۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: یہ چونکہ اسی سے متعلق بات ہے، ٹاؤن فور۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Okay, okay.

جناب سردار حسین: شکریه جی۔ سپیکر صاحب، څنګه چې نلوتها صاحب خبره وکړه، د تیر جون نه په اخوا په ټولو ضلعو کښې Account-IV چې دے، دا بالکل Close دے او دوئ چې څنګه خبره وکړه مخکښې به داسې وه جی چې ډی سی اوز وو، اوس خو ډی سیز دی، ډپټی کمشنرز دی، دوئ سره به په ایمرجنسی کښې دومره فنډ پروت وو چې که په یو ځائے کښې خدائے مه کړه باران راغلے دے یا یو آفت راغلے دے یا داسې څه خبره راغلې ده نو په ایمرجنسی کښې به هغه پینځلس ورځو کښې یا میاشت کښې به د هغې Rehabilitation یا د هغې Reconstruction چې دے، هغه به وشو۔ زه د خپلې علاقې خبره کوم چې د تیرو څلورو میاشتو نه، تیرو څلورو میاشتو نه مین روډ چې دے، د هغې د لوئے پل سره یو پشته اوبو وړې ده، څلور میاشتې وشوې، پی سی ون هم تیار شوے دے، دلته سی اینډ ډبلیو ته رالیږلے شوے هم دے او د هغې باوجود هغوی ته فنډ چې دے، چونکه د هغوی سره خپل فنډ خو شته نه، هغه فنډ تر اوسه پورې هغوی ته نه دے تلے، دا خو یوه خبره شوه۔ دویمه خبره دا چې زمونږ په علاقه کښې باچا خان ماډل سکول اینډ کالج دے، په دې تیرو بارانونو کښې هغه کالج چې دے، هغه سکول چې دے، هغه د جینکو دے، د ماشومانو دے، د هغې مین پرده وال اوبو وړے دے او تقریباً څه دوه نیمې میاشتې وشوې چې هغوی ورته تمبوان لګولی دی، هغوی ورته پردې لګولې دی۔ ما د ډی سی صاحب سره هم رابطه وکړه، اوس دا داسې کارونه دی چې دا په War footings باندې پکار دی، دا په War footings باندې په دې وجه باندې پکار دی، که تاسو مین هائی وے ته وګورئ چې هغه بند وی، په هغې باندې Overloaded ګاډی نه راځی او دا ستاسو هم په

علم کېښي ده چې د بونیر نه ماربل راځي او چې یو روغ دا ماربل بند شي یو روغ، تاسو پخپله سوچ وکړئ چې حکومت ته ئے تاوان څومره رسي؟ دا دویمه خبره چې ده چې د جینکو سکول دے او استاذانې هم پکښې زنانه دی او هغه جینکئ دی او هغه دیوال راپریوتے دے، یوسف خان صاحب ته به زما دا خواست وی چې په ایمرجنسی توګه باندې چې د څومره حده پورې کیدے شي چې هغې ته فنډ ورکړی او دا دوه مین مسئلې چې دی، Core issues چې دا حل کړی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: یوسف صاحب! آپ نے نوٹس لے لیا ہے اس کا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا آپ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب سپیکر، ایسا ہے کہ میں نے جو سردار اورنگزیب صاحب کو بتایا ہے سی اینڈ ڈبلیو کا، وہ تب بتایا ہے کہ مجھے اس چیز کا علم ہے کہ ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس اتنے زیادہ پیسے نہیں ہیں، اب میں اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں، ادھر جتنے فلڈز۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر!

وزیر مواصلات و تعمیرات: ایک منٹ۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد جب یہ بات ختم کرلیں تو پھر آپ بات کرلیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ابھی میرے اپنے ضلع میں جو Flood damages ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټهیک ده جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: (رکن اسمبلی سے) میں ایک منٹ، میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ ابھی میں ہری پور کی مثال دیتا ہوں جی۔ چونکہ ہری پور ضلع میں ڈسٹرکٹ کونسل کے پاس کافی سارے فنڈز ہوتے ہیں تو جو روڈز بند ہوئے تھے یا جو Sliding ہوئی تھی، وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈ سے ڈپٹی کمشنر نے تین چار دن کے اندر اندر کلیئر کر دی لیکن کچھ ڈسٹرکٹس ایسے ہیں، جدھر ڈسٹرکٹ کونسل کی بدقسمتی سے اتنی زیادہ آمدن نہیں ہے تو تب میں سی اینڈ ڈبلیو کا آپ کو کہہ رہا ہوں تاکہ، ہمیں پتہ ہے کہ اس ڈسٹرکٹ کونسل میں

اتنے زیادہ پیسے نہیں ہوتے تو جو آپ یہ کالج کی بھی بات کر رہے ہیں، اگر وہ فلڈ میں Damage ہوا ہے، آپ ضرور مجھ سے لکھواتے ہیں، جو کچھ کرتے ہیں، ہم ایکسیئن کو کہیں گے کہ فلڈ میں Damage ہوا ہے، اس کے جتنے Estimates ہیں، ہمیں اس کا پی سی ون فوری طور پر بھجوایا جائے، ہم Flood damages میں اس کو Repair کرائیں گے ان شاءاللہ۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوۃ وعشر): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، حبیب الرحمان صاحب۔

وزیر زکوۃ، اوقاف، حج و مذہبی امور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، جناب سپیکر۔ ځومره پورې چې زما د دې ورور تعلق دے د سردار حسین بابک، یقیناً په بونیر کښې ډیر زیات بارانونه شوی دی، په هغې کښې څوارلس سړکونه زمونږ بند شوی وو او الحمدلله چې هغه مونږ په ډیر لږ غوندې، د ډسټرکټ کونسل په لږ غوندې فنډ باندې څه تین لاکھ 75 هزار باندې مونږ هغه آزاد کړی دی۔ ځومره پورې چې د دوئ کور خوا کښې یو پل د هغې پښته، ډیر لوئے تاوان شوے دے، زه In time پخپله باندې دوه ځله هغه ځائے ته تلے یم او فوری طور مونږ Estimate جوړ کړے دے د 31 لاکھ روپو، د ایم اینډ آر فنډ چونکه د نوې سسټم لاندې نه دے راغلے، د نوې سسټم او د زوړ سسټم په مینځ کښې د دوئ خبرې دې حق کښې تهیک دی، دا چې راشی خو فوری طور هغه مونږه د پی ډی ایم اے سره یعنی د پانچ کروړ روپو د بونیر Liability چې ده، هغه مونږه پی ډی ایم اے ته راوړې ده، ان شاء الله په هغې کار روان دے۔ ځومره پورې چې دے د سکول د پښتې خبره کوی نو سردار حسین بابک صاحب چې آبادی جوړه کړې ده نو دا باچا خان ماډل سکول دے، په خوړ کښې ئے جوړ کړے دے، نو خوړ خو لکه چې کوم ځائے په دریاب کښې ته جوړوې، د دریاب په غاړه ئے جوړ کړے دے، نن نه دا به روزانه وړی، دا ځائے Feasible د سره دے نه۔ ده چې ځومره کار په بونیر ضلع کښې کړے دے، د ده اکثر 95 فیصد کارونه Feasible نه دی خو وزیر وو، په زور باندې ئے کړی دی۔ دغه سکول چې کوم دے یادوی، بالکل په خوړ کښې دے، دریواړه طرف ته ترې خوړ دے، اوس پرې هم دے او مخکښې هم وو او په مین روډ باندې نزدې دے نو دغه به سبا د پاره بیا هم نقصان کوی۔

(تالیاں) یقیناً چې هغې نقصان کړے دے او څومره پورې چې د هغه تعلق دے نو مونږه روډونه کلیئر کړی دی چې کوم Minor دغه وو، په هغې کښې څه څوارلس سړکونه کلیئر شوی دی د ډسټرکټ کونسل په فنډ باندې. د ده د سکول خوا ته چې کوم غټ پل دے، 31 لاکھ روپۍ Estimated cost دے، ان شاء الله تعالیٰ فوری طور به په هغې باندې د پی ډی ایم اے نه کار شروع شی.

جناب سپیکر: سلیم خان! تاسو۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! زه یو خبره کول غواړم.

جناب سپیکر: جی جی.

جناب سردار حسین: شکریه، سپیکر صاحب. دا زما په علم کښې راغله چې د یو وزیر په ځائے باندې به، یو وزیر به موجود وی او بل وزیر به جواب ورکوی نو دا هم زما یقین دے د دې نوې بدلون د پاره نوې ابتداء ده او دا ډیره زیاته ښه خبره ده او ما خو چې خبره کوله، تا خو چې خبره کوله، ما ډیره په تحمل اوریدلې ده، ډیر په تحمل به خبره اورې. اول خو وزیر صاحب ته زه دا وایم چې یو Elected Member یا د پراونشل کیبنټ ممبر چې دے، دا ټیکنیکل خلق نه وی، هغه وزیر صاحب ډائریکټ ما ته مخاطب کیږی چې سردار حسین بابک صاحب چې کوم کار کړے دے، نو زه نه د سی اینډ ډبلیو ایمپلائی یم او نه زه کنټریکټر یم، زه یو Elected representative یم او د هغې د پاره مختلف ډیپارټمنټس دی چې په یو ځائے کښې، په هغې باندې منسټر صاحب هم زما نه ښه پوهیږی چې یو سکیم منظور شی، د هغې Feasibility بیا ډیپارټمنټ ورکوی، د هغې Auction او یا کنټریکټ ئے هم چې کوم دے هغه هم ډیپارټمنټ کوی نو زما یقین دا دے چې داسې دا لړ د حوصلې نه، نن ستا حکومت دے، نن ستا حکومت دے، زه د رته فلور آف دی هاؤس دا خبره کوم چې په کوم ځائے کښې ته ګنې چې ما پکښې غلط کار کړے دے، تا ته اختیار دے او ستا دې حکومت ته اختیار دے چې را شی او د پهانسئ په دغه باندې ما وخیژوه. (تالیاں) نو دا لا څه خبره شوه، ځان کښې برداشت پیدا کړئ، ځان کښې برداشت پیدا کړئ. دلته به یو ممبر مسئله راوړی، د هغې به دا مسئله وی چې یو وزیر به پاڅی او ډائریکټ به هغه ممبر ته

مخاطب کیږی، تاسو دا وئیل غواړئ، دا د آواز خلق دے دلته، دا د سوچ او د فکر خلق دلته، دا عوامی نمائندګان خلق دے دلته، دلته به مونږ خپلې مسئلې راوړو، که په یو ډیره شائسته، په یو ډیره مهذبه او په یو ډیر جمهوری انداز کښې جواب راکولے شئ، جواب به راکوئ، ګنی چې څنګه خبره کوئ، په ډاګه واورئ چې هغسې جواب به په دې هاؤس کښې تاسو اورئ ان شاء اللّٰه که خیر وی۔

جناب سپیکر: سیلم خان، چترال۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مہربانی آپ نے مجھے موقع دیا۔ یہ فلڈ کے حوالے سے جس طرح یہاں پر توجہ دلاؤ نوٹس لایا گیا، یہ مسئلہ جو ہے پورے صوبے میں اکثر ڈسٹرکٹس کے اندر اس سال کے جو سیلاب ہیں، وہ مسئلہ آیا ہے مگر اس پورے صوبے کے اندر سر، اگر آپ دیکھیں تو سب سے زیادہ اگر متاثر ہوا ہے ان سیلابوں سے تو وہ ڈسٹرکٹ چترال ہے۔ سر، 31 جولائی سے لیکر ستمبر تک وہاں پر مسلسل بارشیں ہوئیں اور تقریباً کوئی آٹھ قیمتی انسانی جانیں بھی ضائع ہوئیں، تمام روڈز جو ہیں ڈسٹرکٹ کے اندر انٹرنل روڈز جتنے بھی ہیں، چاہے سی این ڈبلیو کے ہوں، چاہے وہ ڈسٹرکٹ کونسل کے ہوں، وہ سارے Damage ہو چکے ہیں، واٹر سپلائی سکیمیں Damage ہو چکی ہیں، وہاں پر جو اریگیشن سسٹم ہے ہمارا، وہ ٹوٹل تباہ ہو چکا ہے۔ سر، میں افسوس سے کہہ رہا ہوں اس ہاؤس میں کہ چترال کے لوگ بڑے پر امن لوگ ہیں، وہ اس انتظار میں تھے کہ صوبائی حکومت کی طرف سے یا چیف منسٹر صاحب چترال کا دورہ کریں گے یا ان کی طرف سے کوئی معزز وزیر صاحب یا کوئی مشیر صاحب آ کے ان ساری Damages کو دیکھتے یا یہاں پر جو Death cases ہو چکے ہیں، جن کی جانیں ضائع ہوئی ہیں، ان کے گھروں میں جائینگے مگر افسوس کی بات ہے کہ یہاں سے کوئی چترال نہیں آیا۔ میں ریکویسٹ یہی کر رہا ہوں کہ جتنی بھی Damages ہیں فی الحال بمبوریت ویلی روڈ، کیلاش ویلی روڈ Totally بند ہے، آگے جو Peripheries ہیں، وہاں پر روڈ نیٹ ورک Totally بند ہے اور سردیاں بھی آ رہی ہیں اور بارشیں بھی ہو نگیں تو سر، بہت زیادہ پریشانی ہے۔ تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں، ہمارے چیف منسٹر صاحب چونکہ یہاں پر موجود نہیں ہیں، منسٹرز صاحبان ہیں، ان سب سے میری ریکویسٹ یہی ہے کہ مہربانی کر کے وہاں پر جو Flood

damages ہیں، ان کی ٹوٹل تفصیل جو ہے، وہ ڈی سی چترال کی طرف سے آئی ہوئی ہے، وہ پی ڈی ایم اے کو بھی ہم نے بھیجی ہوئی ہے، سی اینڈ ڈبلیو کو بھی بھیجی ہوئی ہے، ساری ڈیٹیلز وہاں پر ہیں، تو مہربانی کر کے Immediately اس پر ایکشن لیں گے تو آنے والی جو سردیاں ہیں، لوگوں کی جو پریشانیاں ہیں، وہاں پہ اسٹاک ابھی تک نہیں ہو چکے ہیں، وہاں پر غلہ جانا ہے، وہاں پر آٹا جانا ہے، وہاں پر چاول جانا ہے، تو بہت مشکل ڈسٹرکٹ ہے، پہاڑی سلسلہ ہے۔ تو میری گزارش ہے کہ فوری اس کے اوپر ایکشن لیا جائے اور فنڈ کا اس وقت جو مسئلہ ہے، ایم اینڈ آر میں بھی کوئی فنڈ نہیں ہے، اس کے علاوہ میں پی ڈی ایم اے کے پاس بھی گیا تھا، وہاں پر بھی وہ کہہ رہے ہیں کہ جی ہمیں اگر پی اینڈ ڈی، فنانس اور چیف منسٹر کی طرف سے ڈائریکٹیوز ملیں گے تب ہم فنڈز ریلیز کرینگے۔ تو سر، یہ بہت سیریس ایشو ہے، اس کو سیریس لیا جائے۔ بہت مہربانی، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: یاسین خلیل صاحب، یاسین خلیل۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: د دې متعلق خبره ده؟ یاسین صاحب! زما خیال دے که د دې متعلق خبره دوئ هم وکړی نو جواب به په شریکه ورکړئ جی۔ Okay ji، تاسو خبره وکړئ۔

جناب یاسین خان خلیل (مشیر برائے فزیکل پلاننگ): زمونږه جی شومره ډپټی کمشنرز چې دی، هغوی ته مونږه 50، 60 لاکھ روپۍ د مخکښې نه ایډوانس کښې ورکړې دی چې کوم ځائے کښې امکانات وو چې یره دلته سیلاب راتلے شی یا نور څه مسئله کیدے شی نو تقریباً د هر یو ډپټی کمشنر سره زمونږه د پی ډی ایم اے د 50 نه د 60 لاکھ پورې روپۍ د هغوی سره پرتې دی۔ بل ټوله صوبې کښې چې شومره Deaths شوی دی د سیلاب د وجې یا نور څه ایمرجنسی کښې، هغوی ته مونږه چونکه قانون داسې دے چې ایک لاکھ روپۍ هغوی ته مونږه ورکوؤ نو یو تن هم زمونږ نه نه دے پاتې۔ په پیښور کښې دوه که درې Death شوی وو د سیلاب د وجې، هغوی ته مونږه ورکړې دی، په چترال کښې که شوی وی، که په سوات کښې شوی وی، هر ځائے ته زمونږ ډیپارټمنټ رسیدلے دے او هغه، بل ایمرجنسی

کښې چې کوم روډونه مطلب د ټریفک د پاره 'جام' شوی دی چې په هغې باندې چې کوم خلق کورونو ته ځی ایمرجنسی کښې، یو خو ډیر غټ کارونه وی چې ډیر غټ روډونه وی، هغه هومره فنډ مونږ سره نشته خو ایمرجنسی کښې ما تاسو ته اووئیل چې مونږه دغه ته ورکړی دی، که چرته مویشی د چا مړه شوی وی، هغوی ته هم مونږه پیسې ورکړې دی، که د چا کور داسې Damage شوے دے، دیوال ئے غورزیدلے وی یا دروازه ئے غورزیدلې وی یا نور، نو د هغې د پاره مونږه پیسې ورکړې دی او دا د ډپټی کمشنرانو ذمه واری وه، هغوی ټول زمونږه ډیپارټمنټ ته راستولی دی نو په هغې مونږه کار کړے دے چې کوم معزز رکن، زمونږه ملګری چرته پاتې وی یا څه داسې مسئله هغوی ته وی نو هغه د زمونږ په نوټس کښې راولی، ان شاء اللّٰه فوری به په هغې عمل کوؤ او د چترال زمونږه ملګرے دے، کوشش دا کوؤ چې په دې هفته کښې لاړ شو او زه پخپله ئے وکړم۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں ایک تو یوسف ایوب صاحب کو Remind کروانا چاہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کے کہنے پر اس اسمبلی کے فلور پر انہوں نے اعلان کیا تھا پچھلے سیلاب کے حوالے سے کہ کالام گبرال روڈ کیلئے 48 لاکھ روپے ریلیز ہوگئے جناب والا، سر، ابھی تک 48 پیسے بھی ریلیز نہیں ہوئے اور وہ لوگ کچھ چندہ اکٹھا کر کے، میں کہتا ہوں مرغیاں بیچ کر وہ سڑک بنا رہے ہیں اور خواتین اور بچے کام کر رہے ہیں کیونکہ ان کی کروڑوں کی آلو کی فصل تباہ ہو رہی ہے، تو ایک تو یہ ہے کہ اس محکمے سے پوچھا جائے کہ اس منسٹری نے یا جو چیف منسٹر صاحب نے اعلان کیا تھا اور وہ اخباروں کی شہ سرخیوں میں آیا تھا کہ 48 لاکھ روپے گبرال سڑک کیلئے منظور ہوگئے، 48 پیسے ابھی تک نہیں گئے ہیں، ڈپٹی کمشنر کے دفتروں کا میں چکر لگا لگا کر تھک گیا ہوں، لوگ ابھی خود لگے ہوئے ہیں اور چندہ اکٹھا کر کے بکریاں بیچ کر، غریب لوگ ہیں منسٹر صاحب! اور وہ روڈ بنوا رہے ہیں، یہ گبرال روڈ، تو مہربانی کر کے اس چیز کو، ایک یاسین خلیل صاحب نے بات کہی کہ 60 لاکھ روپے، جب ہم ڈپٹی کمشنر صاحب سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آپ اسمبلی میں یہ آواز اٹھائیں، منسٹر صاحب کے پاس جائیں کہ وہ ہمیں فنڈ بھجوا دیں اور ہمیں پیسے بھجوا دیں تو ایک تو یہ مسئلہ ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے خیال میں کوآرڈی نیشن اور میکینزم ابھی تک Develop نہیں ہوا پی

ڈی ایم اے اور سی اینڈ ڈبلیو کا، تو وہی سے فائل پی ڈی ایم اے آتی ہے اور پھر پی ڈی ایم اے سے ہو کر وہ فائل سی اینڈ ڈبلیو جاتی ہے اور یہ چکریں لگا لگا کر تین مہینے گزر گئے، میری فائل میں تین مہینے لگ گئے سر، تو Please look into that matter that was my submission.

جناب سپیکر: جی یوسف ایوب صاحب! یہ تھوڑا Explain کریں آپ، یہ لگے رہیں گے جی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: سپیکر صاحب، آپ کی وساطت سے کہ کوآرڈی نیشن ہے جی، جیسے ہمارے بھائی نے کہا، یاسین خلیل صاحب نے کہ Minor کام جو ہیں، وہ ان کا محکمہ کرتا ہے، کدھر Bridge گر گیا ہے، کدھر بہت بڑا Blockage ہے یا پورا روڈ Washout ہو گیا ہے، وہ ظاہر ہے ان کے محکمے کا کام نہیں ہے، وہ سی اینڈ ڈبلیو کا کام ہے۔ جیسے میں نے پہلے بھی عرض کی سردار اورنگزیب صاحب کے کوسچن پر، وہ ہماری ذمہ داری ہے، ہم کر کے دینگے، وہ ہم کر کے دینگے، صرف آپ نے تھوڑا سا Expedite کرانا ہے اپنے ڈسٹرکٹس میں تاکہ ہمیں اس کا وہ پی سی ون یا Estimate پہنچے تاکہ ہمیں پتہ ہو کہ کتنے فنڈز ہم نے ریلیز کرنے ہیں؟ میں آج بتا رہا ہوں کہ آج جب میں دفتر میں تھا، ہم نے تینوں چیف انجینئرز کو یہ ہدایت کی ہے کہ اپنے اپنے ایریاز میں جدھر جدھر Flood damages ہوئی ہیں، دو تین دن کے اندر اندر ہمیں رپورٹ دیں تاکہ ہم Collective report فنانس کے پاس لیکر جائیں کیونکہ ابھی تک تو جتنے ایمرجنسی فنڈز، آپ اپنی اے ڈی پی دیکھیں، اس میں صرف غالباً پانچ کروڑ روپے پڑے ہوئے ہیں، تو پانچ کروڑ روپے تو آج کل کچھ ہیں؟ نہیں ہیں، تو ہم نے اس فنڈ کو Enhance کرنا ہے، یہ کم از کم 35، 40 کروڑ روپے تک یہ میرے خیال سے فنڈ جائیگا جس قسم کی Damages ہوئی ہیں، وہ کرینگے۔ دوسرا آپ نے کالام روڈ کی بات کی ہے۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب! آپ نے اس بات کی Commitment فلور آف دی ہاؤس پہ کی تھی۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: یہ میں نے Commitment نہیں کی ہے، یہ آپ میرا کہہ رہے ہیں، میں نے کوئی Commitment۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب، اس کی Commitment ہوئی تھی یہاں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: یہ کس نے کہا تھا؟

مفتی سید جانان: جناب، اخبار میں آیا تھا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: نہیں، اخبار میں کہنا، میں نے تو نہیں کہا جی، نہیں اگر کوئی مسئلہ بھی ہے، یہ سیشن کے بعد آپ مجھے بتادیں، دیکھیں اخبار میں کچھ آیا ہے تو کم از کم میں نے نہیں کہا، مجھے یاد نہیں ہے جی لیکن اگر کوئی مسئلہ ہے تو ہم اس سیشن کے بعد ڈسکس کر لیں گے، کوئی مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، مفتی جانان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی صاحب بات کرتے ہیں، پھر اس کے بعد۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زه دا ستاسو د وخت راکولو مشکور یم۔ جناب سپیکر صاحب، دا ډیره ښه خبره وشوه، یاسین خلیل صاحب دې ټولو ملګرو ته خبره وکړه، مونږ ته پته ولګیده۔ جناب سپیکر صاحب، زه به درته د خپل کلی تقریباً یو 15/ 20 هزار آبادی ده، چې کومه ورځ دا سیلاب راغلے دے، د هغه ورځې نه زمونږ د کلی چې کوم پائپونه دی، هغه سیلاب وړی دی او اوبه نشته، سره د دې ایس ای صاحب کوهاټ پبلک هیلتھ او ډی سی صاحب هنګو، ایکسیئن خو ماشاء الله دا سې ایکسیئن راغلے دے چې صرف یوه ورځ ئے حاضری لګولې ده او بیا دا ایکسیئن صاحب نشته۔

جناب سپیکر: کوم ډیپارټمنټ، سی اینډ ډبلیو؟

مفتی سید جانان: نه جی پبلک هیلتھ۔ (تالیاں) بیا جی پرون خبره ده د پرون ورځې چې هغه ما اووئیل چې په دې باندې څومره روپئ لګیږی؟ ما ته ئے اووئیل چې مفتی صاحب! دوه لکهه روپئ وربانډې لګیږی او دا دوه لاکھ روپئ به راځی او بیا ټهیکیدار ټهیکه اخلی، د هغې نه بعد به د غه خلقو ته اوبه رسی او پائپونه لس پائپونه دی۔ ما ورته اووئیل چې دا لس پائپونه تاسو مونږ ته راکړئ نوره به مونږ چنده وکړو جمات کښې او زه به څه لنډې کړم خو چې دا اوبه دغه کلی ته راشی خو تاسو یقین وکړئ د نن ورځې پورې مونږ ته هیڅ څه شے نه دے راکړے۔ مونږ خو دا توقع لرو او دا اوس معلومه شوه چې یاسین خلیل صاحب اووئیل چې 20، 20 لاکھ روپئ، 60، 60 لاکھ روپئ، دا مونږ ډی سی صاحب ته ورکړې دی خو زه خپل ډی سی ته هم حیران یم، زه د هغه دفتر ته هم ورغلے یم،

ټیلی فون مې هم ورته کړے دے، دوه درې پیرې مو دا خبره ورسره کړې ده نو زما به منسټر صاحب ته دا گزارش وی چې یو خو دا چې دا کوم متعلقه خلق دی، دغو ته د دفترونو کښې اووائی چې برائے خدا مخکښې داسې یو دور تیر دے چې هم هغه سبائی نه به سړے اووتو، دولس بجو پورې به نه سیکرټری دفتر کښې وو او نه به منسټر دفتر کښې وو، نه به ایکسیئن وو او نه به ایس ای وو، دا اوس بیا هم هغه شان قصه شروع شوې ده۔ هنگو ته چې کوم خلق ځی، دلته هغه لاړ شی صرف حاضری وکړی، بیا شوک یو ځائے کښې ناست وی او شوک بل ځائے کښې ناست وی نو زما به منسټر صاحب ته دا گزارش وی چې زما کلے دے، زه بې عزته کیږم، زه یو نمائنده یم، د دغې ایوان یو رکن یم، زه بې عزته کیږم، روزانه ما پسې خلق راځی چې شومره هم متعلقه خلق دی، هغوی ته دوئ وائی چې دا زما کار دے او د دې نورو ملگرو کارونه چې دی په دیکښې لږ زر تر زره د دلچسپی واخلی۔

جناب سپیکر: شاه فرمان صاحب، شاه فرمان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! یوه خبره د دې متعلق کوم۔ جناب سپیکر صاحب، په حلقو کښې ډیر داسې کارونه وی او صرف لکه ایک ایک لاکھ، دو دو لاکھ روپئ په هغې باندې لگی خو هلته چې کله د Repair او د دغه خبره ورسره وکړو نو هلته په جواب کښې دا خبره کوی چې یره بهئ لا د دې ټهیکه هم نه ده شوې، لا ټهیکدار هم نشته او ورسره وائی چې که چرته دا ټهیکه وشوله هم نو د دغې نه به مخکښې۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بسم اللہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: د منسټر صاحب په نالج کښې دا خبره راولو چې لکه پوره یو کلے، یو دیهات په دې صرف دو لاکھ روپو باندې او ورسره ورسره نن سبا زما خیال دے د منسټر صاحب په نالج کښې به دا خبره هم وی، ولې چې هغوی دا ډائریکشنز ایشو کړی دی چې شومره پورې تاسو د ټیوب ویل د اوبو پیسو Payment نه کوئ نو تر هغه پورې به مونږ ستاسو د ټیوب ویلو Repair نه کوؤ۔

زه دا په فلور باندې شاه فرمان صاحب! دا خبره کوم چې عوام دې شی ته تیار
دے چې دا واټر ریټس چې کوم دغه دی هغه پیسېPay کوی خو هغه کسان چې
په دفترو کښې ناست وی کم از کم دا میسج دې هغه دیهات ته او هغه کلو ته
Convey کړی چې یره بهئ 120 روپئ یا 300 روپئ Per month دې شی ته تیار
دی خلق خو افسوس دا دے چې یره کم از کم هغه ټیوب ویل چې کوم خراب پراته
دی، دا دېKindly ورته Repair کړی۔ تھینک یو، جی۔

جناب سپیکر: جناب شاہ فرمان صاحب۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات): شکریہ، جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو مفتی جانان صاحب نے کہا ہے کہ ایکسیئن نہیں ہے یا موجود نہیں ہے، میں شکریہ ادا کرتا ہوں جانان صاحب کا کہ انہوں نے یہ انفارمیشن مجھے دی، یہاں اس اسمبلی کے باہر میرا چیف انجینئر نارتھ موجود ہے، اختر علی شاہ صاحب، میں Immediately اس کے اندر انکوائری مقرر کرتا ہوں، اگر وہ غیر حاضر پائے گئے تو اس اسمبلی کو پتہ چل جائیگا کہ جتنی سخت سزا (تالیاں) میرے اختیار کے اندر ہے وہ اس کو ملے گی۔ دوسری بات یہ میں ضرور سمجھتا ہوں کہ پبلک ہیلتھ کے اندر بہت ساری چیزیں بہت غلط ہوئی ہیں، اب بہت جگہوں پر میں نے یہ بھی سوچا ہوا ہے کہ میں سارے ایم پی ایز صاحبان کو ان کے حلقوں کی سکیمیں بتاؤں گا اور ان سے میں رپورٹ لوں گا کیونکہ پچھلی گورنمنٹ میں بہت ساری چیزیں کاغذات میں موجود ہیں اور گراؤنڈ کے اوپر نہیں ہیں۔ (تالیاں) یہ کام میں سب سے پہلے اپوزیشن کے ایم پی ایز کو دوں گا اسلئے کہ ہم نے جو طریقہ کار اپنایا، یہ بالکل بجا ہے کہ ہم نے ٹائم دیا، کام شروع کرنے میں، یہ Repair، لیکن ان کو Streamline کرنا، ان کو سیدھا کرنا، ان سے کرپشن کے Elements کو نکالنا، یہ بڑا ضروری تھا کیونکہ میں اس طرح کام نہیں کر سکتا ہوں کہ کاغذات کے اندر کوئی بہت بڑی سکیم موجود ہو اور گراؤنڈ کے اوپر موجود نہ ہو۔ اگر پچھلی گورنمنٹ میں کسی نے کیا ہے تو نہ ان کو معافی ملے گی اور اگر اس گورنمنٹ میں کسی نے کیا تو ان کو بھی معافی نہیں ملے گی۔ (تالیاں) جہاں تک یہ بات ہے کہ پانی کا اگر بل کسی نے نہیں دیا تو پانی نہیں ملے گا، یہ غلط کسی نے کہا ہے اور جس نے بھی یہ کہا ہے، میں ایم پی اے صاحب سے ریکویسٹ

کرتاہوں کہ اس کا نام بتائیں اور پھر اس کا آپ حال دیکھیں کیونکہ میں نے پہلی تقریر میں کہا تھا کہ پانی روکنا یزید کا کام ہے، ہم حسینی جذبے سے کام کریں گے ان شاءاللہ آپ کیلئے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: محمد علی شاہ صاحب۔

جناب فیڈرک عظیم: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو___ اچھا میرے خیال میں ہمارے پاس ایک ایجنڈا (آئٹم) رہ گیا ہے، اس کو نمٹاتے ہیں، اس کے بعد جو ہے نا، کل تک وہ برخاست کرلیں گے۔ بس یہ محمد علی شاہ صاحب بات کرتے ہیں۔

سید محمد علی شاہ: مهربانی جناب، بس زه يو خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

سید محمد علی شاہ: شاه فرمان خان د تير گورنمنټ د سکيمونو خبره وکړه چې په کاغذی کارروائی کښې سکيمونه وو او Practically on the ground نه وو جی نو زه هم دا ريکويسټ دوئ ته کوم جی چې د ټول ايم پی ايز، ايم اين ايز يا د تير گورنمنټ سکيمونه چيک کړئ جی، چې د کوم ايم پی اے سکيم نشته، د کوم ايم اين اے سکيم نشته، د گورنمنټ کوم سکيم نشته نو زه وايم چې په دې فلور آف دی هاؤس د راشی او هغه د دغه وکړی (تالیاں) نو هر څه به پته ولگی جی۔

جناب سپیکر: یہ جناب عظیم غوری صاحب۔ یہ اس کے بعد آپ کو ٹائم، وہ بہت وقت سے ہاتھ اٹھا رہے تھے، اس کو موقع دیتے ہیں۔

جناب فریڈرک عظیم: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی بات کی موجودہ سیلاب سے متعلق، حسن گڑھی میں وہاں پر تقریباً 53 Families جو ہیں Affect ہوئی ہیں، میں نے وہاں کا کیس جو ہے Submit کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ دوسرا یہ کہ وہاں پر ایک Death بھی ہوئی ہے فیمیل کی لیکن کوئی ان کا Response نہیں ہے۔ میں نے Concerned department کو بھجوایا لیکن یاسین خلیل صاحب اگر مجھے اس پر کچھ بتادیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: یہ کونسے علاقے میں ہے، آپ کہاں کی بات کر رہے ہیں؟

جناب فریڈرک عظیم: یہ حسن گڑھی جی، حسن گڑھی، پشاور حسن گڑھی۔

مشیر برائے فزیکل پلاننگ: په هر یو ډسټرکټ کښې زمونږ یو DDMO، District Disaster Management Officer د هر یو ډپټی کمشنر صاحب سره ناست وی او د هغه هم دا ډیوټی وی چې چرته دا سې مسئله وی نو هغه زمونږ په نالج کښې، د ډیپارټمنټ په نالج کښې راولی نو دوئ که راستولې وی نو هغه به ئے Responsible وی، زه به ئے ګورم هغه خو زما په خیال چې حسن ګړهی خو چونکه زما خپله علاقه ده، زما نزدے کور هم هلته دے نو دا سې څه خبره به هلته نه وی او که وی نو ان شاء الله مونږ به کوشش کوؤ چې مونږ د دوئ دا مسئله حل کړو۔

جناب سپیکر: زه۔۔۔۔

جناب اعظم خان درانی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ۔ زه Concerned Minister ته ریکویسټ کوم، ټولو ته، دا مهربانی کوئ چې کوم کوئسچن دلته راځی یو خو د هغې تیارے چې Proper وی او دویم دا چې کوم Commitment دلته په فلور باندې وشی چې هغه چې Honour کیږی او هغه به زه خپله هم چې دے نو ګورم ځکه چې دا د دې فلور د پریویلج خبره ده، د دې د احترام خبره ده، چې کومه خبره په دې باندې پوائنټ آؤټ کیږی چې زمونږ Concerned Minister د هغې Definitely proper جواب ورکوی، دا ډیره ضروری ده۔ (تالیاں) یہ اعظم درانی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں جی، تھوڑا میں اس کو، نیا آیا ہے۔ آپ کو مبارک بھی ہو۔ جی بسم اللہ۔

جناب اعظم خان درانی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زما معزز ایوان، مونږه ستاسو د ټولو شکریه ادا کوؤ چې کوم هرکلے تاسو مونږ ته اووئیلو، نو سپیکر صاحب! مسائل د عامې علاقې دی، زه چې د کومې علاقې نه تعلق لرم د دې بنوں نه، هغه هم مسائلستان دے خو سپیکر صاحب، دا ګورنمنټ

چې راتلو نو د څو امیدونو سره راغلے دے چې مونږ به په ایجوکیشن کښې تبدیلی راولو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زه معافی غواړم چې دا کوم Topic روان دے، په دې باندې تاسو خبره وکړئ نو لږ دغه به وی چې تاسو ته Proper د هغې جواب درکړی۔

جناب اعظم خان درانی: سپیکر صاحب! دا خو زما وړومبئ ورځ ده نو ما ته خو به د هر څه اجازت وی، که تاسو Rule راته Suspend کړئ چې زه هر څه اووایم۔

(تالیاں) نو د میلمه قدر وی۔

جناب سپیکر: جی جی، بسم اللہ، آپ بالکل بات کریں، ٹائم کا بھی خیال رکھیں تاکہ۔۔۔۔۔

جناب اعظم خان درانی: جی جی۔ سپیکر صاحب، نو مونږه په دې امید باندې وو چې اوس به تبدیلی راځی نو دا ښه خبره ده چې چیک اینډ بیلنس وی نو مونږ ګورو چې په هر ځائے کښې چهاپې وهلې شی خو د هغې کسانو نه هم تپوس پکار دے، د هغې ادارې نه هم تپوس پکار دے چې ستاسو څه ضروریات دی؟ که هغه هسپتال دے، که ایجوکیشن دے، که پولیس دے نو چې مونږ د هغې ټول ضروریات پوره کړو، د هغې نه پس د هغوی ډیوټی لازمه ده خو که چرته هغه ډیوټی نه کوی نو پکار ده چې هغوی ته مونږ سزا ورکړو۔ نو سپیکر صاحب، زمونږ یو هسپتال دے خلیفه ګل نواز هسپتال، نو دلته ستاسو ایم پی اے صاحب ناست دے، شاه محمد خان زمونږ د ډیډک چیئرمین دے نو سحر به د یو هسپتال وزټ کوی، ما ښام به د بل کوی، د شپې به په بل باندې چهاپه وهی خو هغې ته که تاسو وګورئ، دا لسټ دے، دغه زما په جیب کښې دے چې هلته 28 پوسټونه Sanctioned دی، سات ډاکټران دی نو ګیاره پوسټونه Sanctioned دی، یو هم ډاکټر نشته، نو دا په ریکارډ باندې ثابته ده چې د هغې ایم ایس، ایګزیکټیو هغوی ټولو دلته رالیږلی دی چې مونږ ته ډاکټران پرې راکړئ نو که مونږ هلته په هغې باندې چهاپه هم اووهو نو چې ډاکټر نه وی نو زمونږ علاج به څوک کوی؟ نو که زمونږ د پولیس سره وسائل نه وی نو زمونږ پولیس به کوم ځائے کارآمد وی؟ نو سپیکر صاحب، مونږه دا وایو چې مونږ کوم امید ساتو نو ما سره چې کوم زیاتے شوے دے په دې ضمنی الیکشن کښې، د هغې حوالې یو Touch به تاسو

ته درکوم۔ زما خواهش وو چې زمونږ قائد ایوان به ناست وی، چیف منسټر صاحب، هغه ته به زه هغه بوګس ووټونه په Gift کښې پیش کوم چې هغه کوم زما خلاف استعمال شوی دی په پولنګ سټیشن باندې او ټوله انتظامیه زما خلاف وه، هلته ټول د بنوں انتظامیه خلاف وه۔ نو مونږ دا وایو سپیکر صاحب! چې تاسو نه زمونږ امید دے چې دا کوم تاسو په امید باندې کومه ایجنډا وه نو د هغه ټولې ایجنډې مطابق زمونږ کوشش دے چې تاسو مونږ ته په هغې باندې پوره پوره انصاف وکړئ، نو دلته خو انصاف ځکه نشته چې جناب سپیکر صاحب، زما په ضلع بنوں کښې یو ډی ای او صاحب'میل' دے، ضیاءالدین صاحب، چې هغه ډیر Honest سړے وو نو هغه اپوائنټمنټس کول د پی ټی سی، د سی ټی، د ټی ټی او د ډی ایم نو سپیکر صاحب! چې کله هغوی میرټ لسټ ولګولو نو په هغه باندې ستاسو د کسانو د طرف نه پریشر راغے چې زمونږ لسټ وکړه نو هغه کس د هغه ځائے نه ټرانسفر شو او نن چې کوم ډی ای او راغلے دے، هغه زما په خیال ربړ سټیمپ دے۔ نو سپیکر صاحب، مونږ دا غواړو چې کوم زیاتے په ضمنی الیکشن کښې دې ګورنمنټ د ضلع بنوں سره کړے دے او هغه ټول کسان واپس شوی دی، مونږ ته واپس کړئ تاسو، زمونږه خو دا خواهش وو چې دلته به زمونږ چیف منسټر صاحب ناست وی، هغه ته به مونږ ریکویسټ کوؤ چې که ډپټی کمشنر دے، که ایس پی بنوں دے، که هغه ډی ای او'میل' دے او که ورسره ورسره اے ډی اوز دی نو دا مونږ ته ټول واپس کړئ او که په دې فلور باندې د هغوی د کینسلیشن آرډر وشی نو دا به د انصاف تقاضه وی او چې څوک انصاف کوی نو هغه کس د هغه ضلعې نه لاړ شی، نو سپیکر صاحب، زما امید دے چې زمونږ دا آواز به تاسو زمونږ چیف منسټر صاحب ته رسوئ، دا کوم زیاتے مونږ سره شوے دے او کوم زمونږ هغه افسران ټرانسفر شوی دی چې هغه ډیر د کار خلق وو او هغه Honest کسان وو نو زمونږ دا خواهش دے چې هغه په دې فلور باندې چې څوک هم مونږ ته دا یقین دهانی راکړی چې هغه به مونږ ټرانسفر کړو او بیا به ضلعې ته واپس لاړ شی نو دا به د انصاف تقاضه وی۔ جناب سپیکر صاحب، چې دا کومې مسئلې دی، زمونږ هم یو د کرمې پل دے، ډیر په تکلیف کښې درانی صاحب مونږ ته جوړ کړے وو، د هغې یو طرف Damage شوے دے

خو لا تر اوسه په هغې باندې کار سټارټ شوے نه دے نو مونږ دا غواړو د منسټر صاحب نه چې د هغې هم یو طریقه کار وکړی او څه وکړی او په هغې باندې کار زر نه زر سټارټ شی۔ سپیکر صاحب، مونږ ستاسو او د پوره هاؤس مشکور یو او مونږ به د دې هاؤس د وقار خیال ساتو ځکه چې زما والد صاحب په 1985 کښې دلته ایم پی اے پاتې شوے دے نو د 91ء نه ونیسه، د 90/91ء نه ونیسه زما د تره ځوئے اکرم خان درانی د دې هاؤس ایم پی اے پاتې شوے او د دې صوبې چیف منسټر په حیثیت راغلے دے په 2008 کښې، د هغه بچے زیاد درانی د دې هاؤس ایم پی اے وو نو د هغوی د وفات نه پس عرفان الله خان درانی زما کزن دے، هغه هم د ایم پی اے په حیثیت راغلے دے او د هغې نه پس اکرم خان درانی او بیا نن زه دا ستاسو په مخکښې ولاړ یم خو چې کوم زیاتے مونږ سره د ستاسو په ګورنمنټ کښې شوے دے نو مونږ دا امید ساتو، دلته زمونږ چیف منسټر صاحب شته نه ګنی ما ووځونه راوړی دی چې هغه کوم زما خلاف استعمال شوی دی نو ما نن ده ته په تحفه کښې پیش کول خو ما د دې هاؤس د وقار خیال وساتلو، هغه مونږ ایښی دی خو په ځنې موقع باندې به هغه مونږ تاسو ته حواله کوؤ۔ شکریه جی۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ٹائم، ایک منٹ، ٹائم بہت شارٹ ہے، نماز کا بھی وقفہ ہونے والا ہے، اس وقت ہمارے پاس ایجنڈے میں سید جعفر شاہ صاحب کا کال اٹینشن نوٹس ہے، یہ نمٹا لیں، اس کے بعد شاد محمد صاحب بات کر لیں گے، اس کے بعد۔

جناب جعفر شاہ: شکریہ، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ مختلف محکموں کی زیر نگرانی عمارات کی تعمیر کیلئے درکار زمین کی قیمتیں مارکیٹ سے نہایت کم ہوتی ہیں مثلاً سکول، ہاسپٹل، تحصیل بلڈنگز، پٹوار خانے وغیرہ کیلئے لوگ کم قیمت پر زمین دینے سے انکاری

ہوتے ہیں اور بعض اوقات سیکشن فور لگوا کر عدالت کے ذریعے زمین حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس میں بات عدالتوں تک جاتی ہے اور یوں منصوبہ سالہا سال کٹائی میں پڑا رہتا ہے۔ لہذا حکومت اس مسئلے کا فوری اور قابل عمل حل نکالے۔

جناب سپیکر صاحب، دا ډیره لویه مسئله ده او خاصکر زما په حلقه کښې او بیا په بالائی سوات کښې کوم چې سیاحتی مقام دے، هلته د زمکې قیمتونه په دوه زره روپئ او په پینځلس سوه روپئ فټ دے او هغوی له چې حکومت 100 او په 150 روپئ باندې فټ ریټ ورکوی نو خلق بیا هغه زمکو ته تیار نه وی او د هغې ریزلټ دا چې مونږ هلته دا سکولونه او هسپتالونه جوړولې نه شو، نو زما دا ریکویسټ دے چې تاسو دا کمیټۍ ته حواله کړئ، کمیټی به په دې باندې سیر حاصل غور وکړی او د دې به یو حل راوباسی او کمیټیانې خو لا شته هم نه سر، دا به کله جوړوئ؟ (ہنستے ہوئے) جناب سپیکر صاحب! کمیټیانې خو لا شته هم نه، دا به کله جوړوئ؟

جناب سپیکر: گنڈاپور صاحب! اس پہ کوئی Response دیں گے، یہ ریونیو سے متعلق ہے، ریونیو۔ دې نه پس به ته دا خبره وکړې، بیا به وقفه وکړو د مونخ د پاره او۔۔۔۔

جناب یوسف ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: بنه جی۔ یوسف ایوب صاحب۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: ریونیو کی طرف سے میں جواب دوں گا۔ یہ جعفر شاہ صاحب نے جو بات کی ہے، میں اس چیز پہ اتفاق کرتا ہوں، واقعی جب سیکشن فور لگتی ہے تو وہ قیمتیں، جو اصل قیمت ہوتی ہے، اس سے بہت نیچے لیکن اس میں زیادہ تر ہم ادھر زمیندار بیٹھے ہوئے ہیں، کچھ غلطیاں ہماری اپنی ہیں اور کوئی ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں کچھ ایسے نقص ہیں کہ اگر ایک لاکھ روپے کنال زمین ہے اور جب ہم کوئی لیتے ہیں یا بیچتے ہیں تو ہم اس کو 10 یا 15 ہزار روپے کنال زمین لکھواتے ہیں، صرف Tax evasion کرتے ہیں، صوبائی حکومت کے ٹیکسز کو بچانے کیلئے اپنے کو نقصان دیتے ہیں تو یہ یہ غلطیاں زمیندار اور مالک خود کرتے ہیں، کم قیمتوں پہ لکھواتے ہیں، ٹیکسز بچانے کیلئے لکھواتے ہیں جس کی وجہ سے بعض اوقات حکومت کو کسی روڈ کیلئے، کسی کالج کیلئے یا کسی ہسپتال کیلئے جب زمین چاہیئے ہوتی ہے تو پھر ان کیلئے مشکلات ہوتی ہیں۔ Private negotiations، یہ ہم نے کافی کیسز دیکھے ہیں، اس میں کافی دفعہ Malafide intention آجاتی ہے اور کافی کیسز اس صوبے میں سامنے آئے ہیں کہ جدھر Private negotiation کے بہانے پہ لاکھوں کروڑوں روپے حکومت کا نقصان ہوا ہے۔ تو یہ بے شک ہاؤس کمیٹی

میں جائے گا، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور اس کو Thoroughly دونوں سائڈ پہ ڈسکس کرکے کوئی Amicable solution اگر ہاؤس میں آتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی جعفر شاہ صاحب! د ټائم خیال لرۍ وساتئ۔

<u>جناب جعفر شاہ:</u> تھینک یو، جناب سپیکر۔ هاں، ټائم لږ اخلم جی۔ کمیټئی ته د لاړ شی خو ما د دې موقعې نه فائده اخسته جی، بلها ډاکټران راغلی دی او په دې ګیټ کښې ولاړ دی، ایډهاک ډاکټران دی، وائی چې مونږ سره حکومت وعده کړې وه چې مونږ به دا کنټریکټ ډاکټران چې دی، دا به Permanent کوؤ خو هغوی د اسمبلئ په ګیټ باندې او لیکچرران ورسره هم دی، حکومت دې د دې وضاحت وکړی، د هغوی سره وعده شوې وه چې په هغه سلسله کښې څه شوی دی؟

<u>جناب سپیکر:</u> شاہ فرمان! یہ کس کا ہے؟

<u>جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں عنایت اللہ۔

<u>وزیر بلدیات، انتخابات ودیہی ترقی:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ میں ابھی راستے میں آکے ان سے ملا ہوں اور معزز ممبر کو معلوم ہے کہ یہ پچھلے سیشن میں بھی ایم پی اے رہے ہیں، یہ Regularization اتنا Simple case نہیں ہے کہ ہم فلور آف دی ہاؤس پہ Assure کرا سکیں کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ، میں نے ان سے Promise کیا ہے اور ان کا ایک پرائیوٹ ممبر بل بھی یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کیا گیا ہے اسی کیس کے اوپر، تو جو متعلقہ منسٹر ہیں، متعلقہ منسٹر ہیں، سر! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، جو متعلقہ منسٹر ہیں ہیلتھ کے اور اس طرح میرے خیال میں ایجوکیشن کا بھی ایک کیس ہے، ان سے ملکر ہم اس پر بات، یہ ان کو On board کرکے اس کو پرائیویٹ ممبر بل کے طور پر لاتے ہیں یا اس کیلئے اسمبلی میں حکومت خود ایک بل لاتی ہے، ان ساری چیزوں کو ڈسکس کرکے، یعنی میری خود ان کے ساتھ ہمدردی ہے۔ یہ جو بات کر رہے ہیں، میری خود بھی ان کے ساتھ ہمدردی ہے اور میں جب آ رہا تھا تو میں اور ہمارے محترم امجد آفریدی صاحب،

ہم دونوں کو انہوں گیٹ پر گھیر لیا تھا تو ہم نے ان کے ساتھ Promise کیا تھا کہ ہم جا کر اس پر مشورہ کریں گے اور آپ کیلئے کوئی راستہ نکالیں گے۔

جناب سپیکر: میں شاہ فرمان صاحب کو اس پر وہ کرتا ہوں کہ اس پر۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ مفتی جانان صاحب نے جو Complaint کی ہے، میں نے اپنے چیف انجینئر سے 'کنفرم' کیا ہے اور ان کی Complaint درست ہے اور اس کے اوپر Immediately action لیتے ہوئے وہ ایکسیئن شوکت رحمان ہے اور اس کا آرڈر کل ہو جائے گا، وہ لائن حاضر ہو جائے گا، انتظار میں بیٹھ جائے گا، آپ کو دوسرا ایکسیئن پہنچ جائے گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: شاہ محمد خان! بس آپ مختصر بات کریں، ٹائم شارٹ ہے۔

جناب شاہ محمد خان: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ ډیره شکریه جناب سپیکر صاحب، چې تاسو مونږ ته موقع را کړه۔ زه اعظم خان درانی صاحب ته دې هاؤس ته په راتلو باندې مبارکباد وایم او چې کوم نور نوی ملګری دی، هغوی ته هم مبارکباد وایم خو ده څو ګیلې وکړې، څه Objections ئې وکړل، چونکه زما تعلق هم د بنوں سره دے نو زه به د هغې جواب اووایم۔ یو خو زه په دې باندې فخر کوم چې دوئ اووئیل چې سبا شاه محمد د یو هسپتال، بیګاه د بل هسپتال او بیا ټوله شپه د هسپتالونو دورې کوی نو یو دوئ پخپله باندې دا شے تسلیم کړو چې د پی ټی آئی حکومت Change غواړی او ان شاء الله، پرون ما چې کوم ځائے کښې چهاپه وهلې ده، د ریاض خان په حلقه کښې مې وهلې ده او ما ته دا پکار نه وه ما د ده د تره ځوئے هم غیرحاضر کړے دے، زه د دوئ نه معافی غواړم خو چونکه قانون د ټولو د پاره یو وی، اعظم خان صاحب په خپل افسرانو باندې ګیله وکړله، چونکه حکومت چې وی، هغه په افسرانو باندې چلیږی نو چې کوم افسر صحیح کار نه کوی، ایماندار نه وی، چې د چا د ایماندارئ خبره دوئ وکړله نو هغوی چې کوم انټرویو لسټ لګولے وو نو د هغې میرټ په فرسټ باندې تاسو چې کوم کس وګورئ چې کوم وخت کله مونږ کمیټی جوړه کړله نو د هغه ټولې

ډګرياني جعلي وي (تالیاں) نو ده ته به څه رنګه ايماندار اووايو او څه رنګه به مونږه Change راولو؟ زمونږ په ضلع کښې د داسې کرپټ خلقو، که هغه ايس پی وی، که هغه ايجوکيشن افسر وی ان شاء الله، اوس لا يو بهرتی نه ده شوې، اوس که چرته بهرتی وشوه، زه په دې ايوان کښې وايم چې مخکښې خرڅې شوې دی، په چار لاکھ روپئ باندې به يو د ماسټر پوسټ خرڅيدلو نو زه په دې ايوان کښې وعده کوم، که د شاه محمد په ټائم کښې يو پوسټ خرڅ شولو نو شاه محمد به د دې هاؤس نه استعفیٰ ورکوی، دا زما وعده ده (تالیاں) خو ان شاء الله۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټائم مختصر، ټائم مختصر دے۔

جناب شاہ محمد خان: چې کوم Change مونږ راوستے دے نو بنوں به په هغې کښې فرسټ وی۔ نه هلته په هسپتالونه کښې د چا خير شته، نه په تحصيل کښې شته، د چا پټواری مجال نشته چې پيسې واخلی، د چا تحصيلدار مجال نشته چې پيسې واخلی نو زمونږ د پی ټی آئی هلته کښې يو نمائنده دے او يو ډيډک چيئرمين دے خو الحمدلله د هغوی کارروائی تاسو په ټول بنوں ډويژن کښې وګورئ چې په بنوں کښې به څوک کرپټ سړے پاتې نه شی۔

جناب سپیکر: ډيره مهربانی جی، ډيره مهربانی، ډيره شکريه۔ ټائم شارټ دے جی، ټائم شارټ دے جی، چونکه د مونږ وقفه کول غواړو، زه ريکويسټ دا کوم چې کومه ايجنډا ده يا خو مونږ ته که وايئ چې ايډجرن کوؤ ميټنګ، زه په دې موقع باندې صرف دا تاسو ته ريکويسټ کوم چې تاسو له به سبا که خير وی مونږه موقع درکړو، سبا که خير وی ځکه چې سبا به هم اجلاس وی ان شاء الله تعالیٰ خو ټائم شارټ دے، دا يو آئټم د ايجنډې پاتې دے، دا به راولو، Next به تاسو له موقع درکړو ان شاء الله تعالیٰ۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: د وقفې نه پس جاری ساتو؟

اراکین: ہاں۔

جناب سپیکر: تھیک دہ جی، وقفه به وکړو، د وقفې نه پس به ان شاء الله، د نیمې گھنټې وقفه کوؤ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: ایم پی ایز صاحبان کو بلالیں، ٹائم ہو گیا ہے۔ گھنٹی؟ گھنٹی تو ہو گئی ہے۔

جناب احمد خان بہادر: سپیکر صاحب! که اجازت وی نو زه به یو دوه خبرې وکړم۔

جناب سپیکر: اچھا بات کرلیں، بسم اللہ۔

جناب احمد خان بہادر: نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم اما بعد اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ زه خو د ټولو نه مخکښې د خپل رب ډیر زیات مشکور یم چې ما له ئے دا موقع په دویم ځل راکړه، بیا د خپلې پارټۍ د قائدینو ډیر زیات مشکور یم، د صوبائی د مرکزی ټولو، د پارټۍ د ورکرانو او د ټولو دوستانو او رشته دارو او په خصوصی طور باندې د جمعیت علماء اسلام او د هغوی د ملګرو چې هغوی مونږ سره ډیر کمک کړے دے، زه ئے د دې هاؤس نه شکریه ادا کوم۔ جناب سپیکر صاحب، بلها ضمنی الیکشنې شوې دی، تیر شوی دور کښې د 2008 نه واخلئ تر 2013 پورې دولس ممبران یا شهیدان شوی وو یا وفات شوی وو او د هغوی په سیټونو باندېBy-elections شوی دی۔ پینځه پکښې د عوامی نیشنل پارټۍ وو، اووه پکښې د نورو پارټو وو خو جناب سپیکر صاحب، دې ځل له چې کوم روایات تحریک انصاف قائم کړل، زما په خیال د پاکستان په تاریخ کښې داسې روایات چرته نه دی قائم شوی۔ ستاسو هر یو ایم این اے، ستاسو هر یو ایم پی اے په یو یو پولنګ سټیشن باندې ناست وو، باقاعده ووټونه ئے په پیسو باندې اخستل، خلق ئے دباؤول چې چا به ووټ اچولو او هغه به سرکاری اهلکار وو، هغه ئے ټرانسفر کړے دے، بلها فائلونه ما سره پراته دی چې خلق تاسو ټرانسفر کړی دی جناب سپیکر صاحب، خلقو له ئے مختلف قسم دهمکیانې ورکړې دی او حوالات کښې ئے خلق اچولی دی او هغه سلسله تر نن تاریخه پورې جاری ده۔ زما

گزارش دا دے جناب سپیکر صاحب، چې دا سیاست دے ، دا سیاست تاسو هم کوئ دلته د څه وخت راهسې او مونږ ئے هم تقریباً څه د پاسه د سلو کالو راهسې کوؤ په دې خاوره باندې، داسې چرته مخکښې د دې خاورې په تاریخ کښې نه وو شوی بلکه زه به دا اووایم که د اکرم درانی صاحب دوئ حلقه وه، په هغې کښې هم دا مسئله وه، که زمونږه این اے ون حلقه وه، په هغې کښې هم دا مسئله وه، دا یواځې زما د حلقې مسئله نه وه. یو خو مهربانی وکړئ جناب سپیکر صاحب، د دې هاؤس نه زما دا ریکویسټ دے وزیر تعلیم صاحب ته کوچه هغه دلته اوس په موقع باندې نشته، چې مهربانی وکړه کومو خلقو سره تاسو زیاتے کړے دے او هیڅ بې هیڅه مو ټرانسفر کړی دی، هغه خلق واپس کړئ، د هغې خلقو صرف دا گناه وه چې هغوی پولنگ سټیشن ته راغلی دی یا هغوی په یو پولنگ سټیشن باندې ناست وو یا هغوی چا ته ووټ اچولو یا ستا د مرضئ ووټ ئے نه اچولو نو د هغې سزا به ته دا ورکوې؟ دا حق خو تا ته حاصل نه دے ، دا خو جناب سپیکر صاحب، نن تاسو هلته ناست یئ او مونږه دلته ناست یو، سبا به مونږ هلته ناست یو او تاسو به دلته ناست یئ نو چې دا روایات داسې قائم وی نو دا سلسله به کوم ځائے پورې چلیږی، د دې به حل څه رااوځی جناب سپیکر صاحب؟ بل جناب سپیکر صاحب، سره د دې چې مونږ ته آئین او قانون دا اختیار راکړے وو چې مونږ د ځان سره سیکورټی وساتو، مونږ ریکویسټ کړے وو پولیس ته د سیکورټی د پاره، مونږ له چا سیکورټی نه ده راکړې جناب سپیکر صاحب، زه نه پوهیږم چې اخر دا ولې؟ د دې نه علاوه جناب سپیکر صاحب، تاسو وگورئ، دریو میاشتو کښې ستاسو کارکردگی دې خلقو ته ښکاره شوه، پرون وزیر اعلیٰ صاحب راغلے وو مردان ته، پرون نه هغه بله ورځ، د مردان هغه حال هم هغه ته معلوم دے ، د مردان د هسپتال حال هم هغه ته معلوم دے ، زما گزارش دا دے جناب سپیکر صاحب چې لږه مهربانی وکړئ، تاسو له د تبدیلئ په نوم باندې خلقو ووټ درکړے دے ، د خلقو یو خیال وو چې تاسو به تبدیلی راولئ، مهربانی وکړئ په دې خلقو باندې لږ رحم وکړئ، د خدائے د پاره داسې یو کار مه کوئ چې کم از کم سبا تاسو دې خلقو ته نه شئ مخامخ کیدې. تاسو وعدې کړی دی بلها خلقو سره، بلها خلقو سره مو په دې الیکشن کښې وعدې

کړی دی، چا ته مو وئیلی دی چې مونږ به مو په ایکسائز کښې نوکران کوؤ، چا ته مو وئیلی دی چې مونږ به مو کلاس فور نوکران کوؤ او چا ته مو د څه وعدې کړې دی او چا ته مو د څه وعدې کړې دی، د هغې خلقو نه مو په دې طریقو باندې ووټونه اخستی دی نو یو خو مهربانی وکړئ هغې خلقو له هغه ملازمتونه ورکړئ څکه چې زمونږه د لته کښې مولانا صاحب دوئ ناست دی مونږ چې څوک دروغ وائی نو هغه ته مونږه پخپله ژبه کښې منافق وایو او د منافق باره کښې الله پاک قران کښې فرمائی چې ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار، مهربانی وکړئ، د چا سره چې کومې وعدې شوې دی چې مونږ له ووټ را کړئ، مونږ به تاسو له داسې داسې کوؤ او هغه خلق وکړئ، تاسو له خو هغوی ووټ درکړو کنه، اوس خدائے پاک نه غوښتل، تاسو خو خپل پوره کوششونه وکړل، تاسو خو خپل ټول ایم پی اے ګان هلته کښینول، تاسو خو خپل ټول ایم این اے ګان هلته په هر یو پولنګ سټیشن باندې کښینول، هر قسم حربې مو استعمال کړې خو چې د الله د طرفه نه وی نو هغه خو بنده بیا نه شی کولے۔ جناب سپیکر صاحب، دلته په دې هاؤس کښې ما نن یو بل شے نوټ کړو، چې مونږ پاڅو او مونږ وایو چې مونږ لږه خبره کوؤ نو تاسو مونږ له بالکل موقع نه راکوئ، تاسو وایئ چې وخت ډیر کم دے او ایجنډا ده، ایجنډا ختموؤ۔ د ګورنمنټ د بنچز نه چې څوک هم پاڅی، که په دویم دویم او په دریم دریم ځل پاڅی، هغوی ته موقع ملاویږی۔ جناب سپیکر صاحب، تاسو الحمدلله په داسې عهده باندې ناست یئ چې تاسو د دې ټول هاؤس مشر یئ، تاسو ته د ټولو خلقو سترګې دی، زما ګزارش دا دے مهربانی وکړئ جناب سپیکر صاحب، مونږه هم پاڅو، مونږ له هم موقع راکوئ، د اپوزیشن نور ملګری به پاڅی، هغوی له هم موقع ورکوئ، د ټریژری بنچز نه به هم پاڅی ټولو ته یو شان موقع ورکوئ۔ جناب سپیکر صاحب، دا په هیڅ صورت باندې روا نه ده چې اپوزیشن سره د یو شان معامله کیږی او د رولنګ پارټۍ سره د بل شان معامله کیږی۔ زه ستاسو د ټولو ډیره زیاته شکریه ادا کوم، زه خصوصی طور باندې د اپوزیشن د ملګرو ډیره زیاته شکریه ادا کوم چې زمونږه ئے دلته ډیر Warm welcome وکړو، زه د ټریژری بنچز د ملګرو هم شکریه ادا کوم چې زمونږه ئے دلته کښې استقبال وکړو۔ جناب سپیکر صاحب، پکار خو دا وو چې څلور ممبران

وو نوی چې نن ئے حلف واخستو چې تاسو ټولو له یو دوه دوه منټه ورکړې وے چې هغوی کم از کم دې هاؤس ویلکم کړی دی، دې هاؤس د هغوی شکریه ادا کړې ده چې کم از کم تاسو هم هغوی له دا موقع ورکړې وے چې هغوی هم پاڅیدلی وے او د دې خپلو ملګرو ئے شکریه ادا کړې وے۔ ستاسو د ټولو زه ډیره زیاته شکریه ادا کوم، زه خپلې خبرې ختموم په دې شعر باندې چې:

ے زه به دې فخر په عظمت او فقیری کومه

تل به دې شان ته د شاهانو ټیټ تندی ساتمه

ما ته د ټول جهان نه ګران فخر افغانه بابا

هر څه چې کیږی ستا فکرونه به ژوندی ساتمه

ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ایک وضاحت میں کرنا چاہتا ہوں جی کہ آج جتنا بولے ہیں، آج بھی ریکارڈ اٹھالیں تو سب سے زیادہ اپوزیشن کو موقع ملا ہے، یہ بالکل نامناسب بات ہے اور میں نے کبھی بھی ایسا رویہ اختیار نہیں کیا اور میں کوشش کرتا ہوں کہ ہر طریقے سے وہ کروں، یہ بالکل واضح ہے اور آپ دیکھ لیں اور میں نے کوشش یہی کی ہے۔ میں شاہ فرمان صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

(قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایجنډا جی، دا سې ډیر خلق پاڅی، ایجنډې ته ګورو ټائم ته ګورو جی، ایجنډا به سر ته رسوؤ۔ شاه فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ، جناب سپیکر۔ معزز رکن نے جو باتیں کی ہیں، کاش اگر وہ یہ ثبوت کے طور پر کوئی مثال دیدیتے کہ جیسے این اے ون کے الیکشن میں تحریک انصاف کے ورکرز کو کیمرے کے سامنے، میڈیا کے سامنے ہارون بلور مارتے ہیں، اسلحہ سمیت کھڑے ہیں، اگر ایسی کوئی Example معزز رکن پیش کرتے تو ہم اس کے اوپر ایکشن لے لیتے (تالیاں) لیکن بغیر کسی ثبوت کے اتنی بڑی تمہید باندھنا اس کو میں مناسب نہیں سمجھتا، میں ابھی بھی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر کوئی بھی Incidence اس کے پاس ہے تو وہ بتادیں اور میں اس فلور پر اس کے ساتھ یہ Commitment کرتا ہوں کہ اگر کسی نے

غیر قانونی کام کیا ہے تو ہم اس کے خلاف ایکشن لیں گے۔ میں پبلک ہیلتھ کا منسٹر، میں انفارمیشن منسٹر، کلچر ڈیپارٹمنٹ میرے پاس ہے، جنرل الیکشن کے بعد سے، جنرل الیکشن کے بعد سے آج تک اگر میں اسلام آباد جاتے ہوئے اس روڈ پر گزرا ہوں تو یہ میں نہیں کہہ سکتا لیکن میں قسم کھا کے بتاتا ہوں کہ میں این اے ون کے اندر پانچ منٹ کیلئے بھی ٹھہرا نہیں ہوں جنرل الیکشن کے بعد سے، بات ثبوت سے کی جاتی ہے، ہم یہ Example دیتے ہیں، ہم یہ Example دیتے ہیں، نوکری میرٹ کے اوپر ملے گی، ہاں ہم نے لوگوں سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر عوام نے یہ کہا کہ فلاں منسٹر کو ایزی لوڈ ہوتا ہے تو وہ منسٹر عوام کے کٹھہرے میں کھڑا ہوگا۔ (تالیاں) کرپشن کا 90 دن کے اندر وعدہ کیا تھا، پہلے ہفتے میں ختم ہے، کسی منسٹر کے خلاف کوئی، اگر کوئی آفیسر غلطی کرتا ہے، اگر وہ کرپشن کرتا ہے تو میں اپوزیشن سے ریکویسٹ کرتا ہوں اور ان کا ممنون ہوں کہ وہ ہماری مدد کریں اس کرپشن کو ختم کرنے میں، بتادیں کہ فلاں نے کیا ہے، کسی نے پیسے لیے ہیں، کسی نے کمیشن لیا ہے، یہ ہمارا وعدہ تھا تبدیلی کا۔ آج ہم سے یہ پوچھا جاتا ہے گورنمنٹ نظر نہیں آتی، میں حیات آباد سے نکلتا ہوں اور میرے ساتھ یا میرے پیچھے آنے والے کسی ٹیکسی کو یہ پتہ نہیں چلتا کہ آگے جانے والی گاڑی، یہ جو گاڑی آگے جا رہی ہے، اس کے اندر منسٹر بیٹھا ہے، گورنمنٹ اس طرح نظر نہیں آتی۔ اگر دو ڈاٹسن آگے اور دو پیچھے ہوں، روڈیں بند کئے جائیں اور پروٹوکول لیا جائے، ہم عام لوگ ہیں، We behave like commoner، یہ ہمارا وعدہ تھا اور یہ وعدہ ہم نے پورا کیا ہے۔ (تالیاں) میرے پروفیسر سے کسی نے پوچھا کہ شاہ فرمان کدھر ملے گا؟ تو انہوں نے کہا کہ گھر میں پوچھو، گھر میں نہیں ہوگا تو شام کو دیکھ لینا، فروٹ کی دکان، سبزی کی دکان پہ کھڑا ہوگا، سبزی خریدے گا، یہ ہمارا وعدہ تھا لوگوں کے ساتھ جو ہم نے پورا کیا ہے۔ (تالیاں) ہم نے وی آئی پی کلچر ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے، ہم نے کرپشن ختم کرنے کا وعدہ کیا ہے، اگر کوئی وی آئی پی پروٹوکول لے کے پھرتا ہے، پھر بھی اپوزیش سے ریکویسٹ ہے کہ اس فلور پہ بتائیں کہ فلاں پروٹوکول لے کے پھر رہا تھا اور اگر کوئی کرپشن کرتا ہے، آپ کو Open challenge ہے کہ بتادیں، یہ ہمارے دو وعدے تھے جن کے اوپر ہم عمل پیرا ہیں۔ نوکری سب کو میرٹ پہ ملے گی، چاہے وہ اپوزیشن کے ہوں، عام لوگوں کے اندر، ووٹرز کے اندر اپنے پرائے نہیں ہوتے، میرٹ کو Follow کریں گے اور یہ بھی اپوزیشن سے درخواست ہے کہ اگر کہیں میرٹ کی

Violation ہے تو آپ بتادیں تاکہ اس کو بھی ہم دور کریں، یہ ہمارا وعدہ ہے۔ میں تحریک انصاف کی طرف سے کئے گئے وعدوں پر اپوزیشن سے یہ درخواست کرتا ہوں، تعاون چاہتا ہوں کہ کرپشن کے خاتمے، وی آئی پی کلچر کے خاتمے اور میرٹ کے لانے میں آپ ہماری مدد کریں۔ یہ ہم نے الیکشن سے پہلے بھی کئے تھے، لوگوں کے ساتھ وعدے اور آج اس فلور کے اوپر بھی دہرا رہا ہوں، یہ ہمارے وعدے تھے۔ میں نے کسی سے نہیں سنا کہ الیکشن کے دوران کسی نے، تحریک انصاف کے Candidate نے یہ کہا ہے کہ ہم لوگوں کو نوکری دیں گے، یہ میں نے نہیں سنا، کم از کم میرے علم میں نہیں ہے۔ میں پشاور کا رہنے والا یہ قسم کھا کے کہہ سکتا ہوں کہ میں این اے ون کے الیکشن میں اگر اس روڈ سے گزرا ہوں، مجھے یاد نہیں ہے لیکن میں پانچ منٹ کیلئے بھی نہ میٹنگ پہ گیا ہوں، نہ کسی جلوس پہ گیا ہوں، ہاں یہ ہمارے Youth کی طرف سے ہمیں یہ ضرور ویڈیوز دکھائے گئے ہیں، ہمیں فوٹوز دکھائے گئے ہیں، ہمیں ثبوت لا کے بتائے گئے ہیں کہ جی گورنمنٹ ہماری ہے اور بندوق تان کے ہارون بلور ہمیں مارتا ہے۔ ہم آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ کرپشن کے خاتمے کے ساتھ ساتھ، وی آئی پی کلچر کے خاتمے کے ساتھ ساتھ ہم عوام کے ساتھ یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ ان شاءاللہ ہم بدمعاشی کو بھی ختم کرینگے، (تالیاں) نہ خود کرینگے اور نہ دوسروں کو کرنے دینگے، اسلئے کہ یہ انصاف کا تقاضا ہے۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Item No. 10: Honourable Minister-----

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا لطف الرحمان صاحب۔ لطف الرحمان صاحب بات کرلیں جی، اس نے بات نہیں کی۔ لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں ٹائم دیا۔ سپیکر صاحب، میں دو باتیں کرنا چاہتا ہوں، ایک تو جناب سپیکر، وہ پچھلی ڈیڈک کمیٹی کے حوالے سے بات ہوئی، بات تو ختم ہوگئی لیکن میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے پچھلی دفعہ واک آؤٹ کیا اور ہمارے پاس منسٹرز آئے، ہمارے محترم ہیں، ہمارے پارلیمنٹ کے ممبرز ہیں اور ہم نے ان کے احترام میں وہ واک آؤٹ ختم کیا اور ہم ہاؤس میں آگئے۔ تو میری صرف گزارش اس حوالے سے یہ ہے کہ جس طرح ہم ان کا احترام کرتے ہیں، اس مسئلے کو اسی طرح سنجیدگی سے لیا جائے اور ہمیں اس کا جواب بھی اسی انداز میں دیا جائے تاکہ یہ سلسلہ،

ہماری پارلیمنٹ کا جو وقت ہے، وہ اچھے انداز میں گزر سکے اور جناب سپیکر، اپوزیشن کے بغیر یہ پارلیمنٹ چل نہیں سکتی، یہ اس پارلیمنٹ کا حسن ہے لیکن گزارش صرف اتنی ہے کہ بات کو سنجیدگی سے لیا جائے اور سنجیدگی سے جواب دیا جائے تو ایک تو جناب سپیکر، یہ گزارش تھی۔ دوسری بات یہ تھی جناب سپیکر کہ پچھلے دنوں میں یہ جو پارلیمانی سیکرٹریز کے حوالے سے ایک فوج بھرتی کی گئی ہے اور خیبر پختونخوا کے رولز آف بزنس اور 'کنڈکٹ' ، رولز آف بزنس کے تحت جو ہمارے پارلیمانی سیکرٹریز جن کو چیف منسٹر نے اپوائنٹ کیا ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ کیا یہ اس وقت رائج ہے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت strength کے 11% کے مطابق انہوں نے منسٹرز لینا ہوتے ہیں اور کابینہ اس کی بنتی ہے یا پھر 15 افراد پر کابینہ مشتمل ہوتی ہے، تو کیا اس وقت آئین کی Violation نہیں ہو رہی کہ اس وقت جو ہے آپ کے تقریباً 32 پارلیمانی سیکرٹریز آ چکے ہیں اور اس کے علاوہ آپ کے 15 وزراء، جو کابینہ ہے اور اس کے علاوہ آپ کے پانچ، سات سپیشل اسسٹنٹ ہیں، جو اس وقت دو سپیشل اسسٹنٹ آپ لے چکے ہیں اور آپ اس سے پہلے پانچ ایڈوائزرز لے چکے ہیں، مزید آپ کے پاس گنجائش نہیں ہے اور آپ نے جو ڈیڈک کمیٹی کے چیئرمین بنائے تو آپ مجھے بتائیں کہ کوئی ایم پی اے ایسا ہے کہ جس کے پاس عہدہ نہ ہو؟ آپ کے حکومت کے جتنے ممبران بیٹھے ہوئے ہیں؟ (تالیاں) تو کم از کم دیکھیں کہ یہ ہمارا صوبہ جو ہے، ایک غریب صوبہ ہے اور اس صوبے کے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے، آخر اس کا مداوا کون کرے گا؟ کیا ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کیا کسی حکیم نے یہ دوا بتائی ہے کہ اس کی وجہ سے ہمارا لاء اینڈ آرڈر سیچویشن کا مسئلہ حل ہو جائے یا اس سے صرف نظر کر کے میڈیا اور سارے لوگوں کو دوسری لائن پہ لگایا جا رہا ہے، کیا لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ختم ہو گیا؟ کیا Energy crisis کا مسئلہ ختم ہو گیا اور اس کو حل کر دیا گیا؟ کیا جو بجٹ کی تقریر میں ایجوکیشن کیلئے جو ایمرجنسی نافذ کی گئی تھی، کیا ایجوکیشن کا مسئلہ ختم ہو گیا؟ اور کیا 30 اگست کی جو Red line دی گئی تھی، شاہ فرمان صاحب نے خطابانہ تقریر تو کر لی، اس حد تک تو وہ بات ٹھیک ہے لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کیا اس Red line گزرنے کے بعد ہمارے صوبے میں کرپشن ختم ہو گئی ہے اور اگر ایسا کہا جاتا ہے کہ صوبے میں کرپشن ختم ہو گئی تو پھر یہ آنکھیں بند کرنے والی بات ہو گی۔ اور کیا اداروں کو ٹھیک کر لیا گیا ہے؟ کیا جو Red line دی گئی تھی اور 15 اگست Yellow line تھی اور 30 اگست جو Red line تھی تو Red

line کے بعد یہ جو فوج بھرتی کی گئی ہے، کیااس کا مقصد یہی تھا کہ Red line کے بعد ہم نے یہ کام کرنا ہے ؟تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ آخر اس صوبے کے مسائل کون حل کرے گا؟اور پھر میں جناب سپیکر، آپ کو بتاناچاہتاہوں کہ یہ جو آرڈرز ہوئے ہیں، یہ اتنی جلدی میں کئے گئے، مجھے سمجھ میں نہیں آرہاہے کہ کیاایم پی ایز کہیں جارہے تھے کہ اتنی جلدی میں یہ آرڈرز ہوئے ہیں کہ اس کے بعد اس پہ Specially لکھاہوا ہے کہ Separately ہم نے ان کے کام کے حوالے سے Individually، انفرادی طور پہ ہم نے اس کے دوبارہ آرڈرز کرنے ہیں اور اس کا نوٹیفیکیشن جاری کرینگے۔ تو جناب سپیکر، اتنی جلدی میں یہ کام کرنا اور پھر دوبارہ سے نوٹیفیکیشن، ان کے کام کے تعین کے حوالے سے دوبارہ نوٹیفیکیشن ہوگا، تو آخر ہمیں بتایا جائے کہ یہ اس طرح کا کام کس طرح برداشت ہوگا؟ کیا ہمارا یہ صوبہ نہیں، ہم ایوان میں یہ سارے لوگ بیٹھے ہیں، ایم پی ایز بیٹھے ہیں، ہم ہی اس صوبے کی خیر خواہی اور بھلائی کیلئے سوچتے ہیں اور اس کیلئے پالیسی بنانی ہے، اس طرح تو نہیں ہوسکتا کہ آج جو ہے تقریباً60 تک تعداد پہنچ چکی ہے آپ کی کابینہ کی اور آپ نے یہ جتنا بھی اس غریب صوبے کے ساتھ، اور یہ جو وی آئی پی کلچر کی بات آپ نے کی ہے، اچھی بات ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آپ 60 لوگ منسٹرز بھرتی کرینگے اور پھر یہ کہ وی آئی پی کلچر ختم ہوگیا ہے، اس کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟ تو جناب سپیکر، یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے اور غیر سنجیدگی سے نہیں لیا جاسکتا اور اس صوبے کی حکومت غیر سنجیدگی سے نہیں چلائی جاسکتی، ہم چاہتے ہیں کہ حکومت چلے لیکن اس غیر سنجیدہ انداز سے حکومتیں نہیں چلا کرتیں۔ تو یہ جناب سپیکر، ایک اہم مسئلہ ہے اور میں نے یہاں ایوان میں آپ کے سامنے پیش کیا، آپ ہمارے سپیکر ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بارے میں ہمیں بتایا جائے، عوام کو بتایا جائے کہ آخر ایسا کیوں ہورہا ہے؟ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> گنڈاپور صاحب! یہ Explain کریں۔ گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر صاحب! زہ یو دوہ منتہ خبرې کول غواړم۔ د دې ټائم د شارټ په حواله سره نو دوئ به بیا جواب ورکړی۔

جناب سپیکر: زما مطلب، گورئ جی، یو منټ، ټائم هم مونږ سره شارټ دے، یو دوه دغه هم دی او دغه خبره وکړه، تاسو هم چې کوم دے نو ډیر کافی ریگولر خبره وکړه نو ښه، مختصر وکړئ۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، زه په دې باندې خبره کول غواړم۔ اوس د ټائم څه کمے نشته، اوس که ټائم کم وی نو د څلور بجو په ځائے تاسو دوه بجې اجلاس شروع کړئ، ټائم ولې کم دے؟ دا خو داسې اهمې مسئلې دی د عوامو چې په دې باندې ډسکشن ضروری دے او دلته زه بیا اعتراض نه کوم، زما نوی ملگری نن دلته راغلی دی، هغوی پینځلس پینځلس ځله پاځیدل او تاسو هغوی له دومره موقع نه ورکوئ چې د هاؤس شکریه ادا کړی او هر ممبر ته تاسو دا خبره کوئ چې ټائم کم دے۔ زه گزارش دا کوم سپیکر صاحب، بخښنه غواړم چې د حکومت د درې وزیرانو د جواب خو ضرورت نشته، که دا اپوزیشن خبره وکړی، مونږ ته د حکومت یو جواب چې دے، دا قابل قبول دے او دا مونږ ته منظور دے نو ستاسو به ډیره زیاته مهربانی وی، مونږ سره لږه گزاره کوئ۔ سپیکر صاحب!

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما خیال دے سردار صاحب، د ټولو نه زیات به ماشاءالله هم ستاسو دغه شوې وی، تاسو به خبره کړې وی او مونږه ښه کهلاؤ زړه سره اورو۔

جناب سردار حسین: دا زمونږه ذمه واری جوړیږی، زه چې دلته کښې ناست یم، دا دلته کښې د میډیا ملگری ناست دی، دلته پینځلس نوې خبرې وشی، که زه د هغې جواب ورنکړم، سبا به دې میډیا والا، مونږ به دې خلقو ته څه وایو؟

جناب سپیکر: بسم اللہ جی، بسم اللہ۔

جناب سردار حسین: مهربانی جی۔ سپیکر صاحب، دلته خبره هم وشوه، خدائے شته چې وختی هم ما چې کومه خبره کوله، زما هرگز دا مقصد نه وو، زه به بیا هم دا توقع کوم چې دلته مونږه یو نکته رااوچتوؤ یا دلته مونږه په یو نکته باندې بحث کوؤ، د هغې غرض هرگز دا نه وی چې خدائے مه کړه مونږ د چا په انفرادی توگه باندې تذلیل وکړو او زه به طمع هم لرم د حکومت نه، ځکه چې دا حکومت حکومت وی، اپوزیشن اپوزیشن وی، حکومت له خو پکار دا ده چې خدائے پاک

ورله لویه برخه ورکړی وی چې خدائے پاک ورله دغه هومره سینه هم ورکړی او ډیر د فراخ دلئ نه او ډیر په شائسته انداز کښې، نو زما یقین دا دے چې بیا به هغه تلخئ ته خبره نه ځی۔ شاه فرمان صاحب مسئله دا ده چې وختی هم خبره وکړه نو د هاؤس نه پاڅیدو او اوس ئے هم خبره وکړه نو د هاؤس نه پاڅیدو، نو زه به خالی کرسئ ته خبره کومه؟ عجیبه خبره ده، دا چې چا متې راښکلې دی، هغه خبره کړې وه، زه هغه ته دا خبره کول غواړم، نن هغه نشته۔ شاه فرمان صاحب اووئیل چې حکومت په نظر نه راځی او تیر حکومت کرپټ وو او بالکل دا ورسره زه منم، تیر حکومت د انسانانو حکومت وو او دا حکومت د فرشتو حکومت دے، د انسانانو او د فرشتو په حکومت کښې فرق وی، دا نن چې ستاسو هم، د دوئ مشر راغلے وو (تالیاں) د غربئ تهانې نه راواخلئ (قطع کلامی)

چې زه خبره وکړم۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: چې دوئ خبره وکړی، تاسو د دوئ نه پس به خبره وکړئ۔ جی، تاسو خبره جاری ساتئ، تاسو خبره جاری ساتئ۔

<u>جناب سردار حسین</u>: سپیکر صاحب، ننئ ورځ چې دا نن په کوم سکول کښې پروګرام وو، د څلور ګهنټې نه صرف روډ بند وو، هغه ټول بازار، دکانونه هم بند وو، بیا خلق وائی مونږ پروټوکول نه اخلو۔ دلته خلقو وعده کړې وه چې مونږه ملک کښې د کفایت شعارئ نه کار اخلو، مونږ به په اخراجاتو کښې کمے راولو او بیا به لاء منسټر صاحب پاځی، ما له به دا Justification راکوی چې دا 32 پارلیمانی سیکرټریان مونږه اخستی دی، دا د 1989 د ایکټ یا د رولز د لاندې ما اخستی دی خو نن زه دا هم تپوس کولے شم چې بیا په آئین کښې، د 1973 په آئین کښې دا اتلسم ترمیم راغلے د کوم غرض د پاره دے؟ دا خو په دې غرض باندې راغے چې دا فیډریشن او Federating units چې کوم غیر ضروری اخراجات کوی، د معاش او د اقتصاد نه بالاتر کوی، پکار دا ده چې په هغې باندې قدغن ولګی او عجیبه خبره دا ده چې دا خو عجیبه حکومت دے، زه ستاسو د پروټوکول خبره نه کوم او اوس خو ما ته پته ده، په درې میاشتو کښې دومره لوئے انقلاب راغلے دے چې په هره ضلع کښې د پئیو او د غوړو او د شهدو نهرونه بهیږی، د نهرونو

انقلاب تاسو راوستے دے، (تالیاں) انقلاب راغلے دے۔ نن مهنگایئ ته وگورئ، نن لا ء اینډ آرډر ته وګورئ او زه سپیکر صاحب! دا خبره وکړم چې دا د دې صوبې په تاریخ کښې په اولنی ځل باندې، دلته مونږه هم حکومت کړے دے، خلق خو خبره کوی چې انتقام ئے اخستے دے، زه نن فلور آف دی هاؤس باندې دا خبره کوم چې شاید زه دا هم منم چې ډیر منسټران صاحبان د خپلو محکمو نه شاید چې خبر نه وی خو په هغې ضلعو کښې د تپوس وکړی چې بعضې ستاسو وزیرانو، بعضې ستاسو ممبرانو کلاس فور غوندې خلق، کلاس فور غوندې خلق او زه درله Written درکولے شم چې اتیا اتیا کلومیټره ئے لرې ټرانسفر کړی دی، دا انصاف دے، دا مساوات دی، د دې د پاره دې خلقو ووټ ورکړے وو؟ د Nepotism خو مثال نشته، مثال، دا فلور آف دی هاؤس باندې د میډیا ملګری ناست دی، د دې صوبې په سیاسی، حکومتی تاریخ کښې په اولنی ځل، بلوچستان کښې خو مونږ دا لیدلې وه چې څومره به حکومتی ارکان وو، هغه به وزیران وو، هغه به مشیران وو، هغه به معاونین وو، هغه به پارلیمانی سیکرټریان وو، دا رواج چې دے، دا روایت چې دے، دا اوس کښیخودو نو زه د دې نه څه نتیجه واخلم، څه زه به ترینه دا نتیجه واخلم چې د حکومت خپلې پښې چې دی، هغه درزیږی، په خپلو ملګرو باندې ئے اعتبار نشته، په خپلو ملګرو باندې اعتماد نشته، هغوی په دې خبره باندې راټینګوی۔ (تالیاں) سپیکر صاحب، دا خبره کول، ځلور میاشتې مونږ دا خبره واؤریده ځلور میاشتې، زما محترم چیف ایګزیکټیو چې راځی نو هغه هم دا خبره کوی چې دا تیر حکومت کرپټ وو، چې کوم وزیر پاځی نو هغه هم دا خبره کوی چې دا تیر حکومت کرپټ وو، شاه فرمان صاحب پکښې وختی دا خبره وکړه چې داسې سکیمونه شته چې په کاغذونو کښې نشته، ما وئیل چې نن شاه فرمان صاحب اوس ناست وے چې زه ترینه تپوس وکړم چې دا ته د ایریګیشن ډیپارټمنټ خبره کوې او که د بل ډیپارټمنټ خبره کوې؟ دا په دې اوس نه کیږی، تاسو له خلقو ووټ درکړے دے، هغه د پښتو متل دے چې "تیر هیر باقی روزګار" چې کومه ایجنډا ده، قام ته مخامخ شئ، د قام مسئلو ته مخامخ شئ-----

(شور)

جناب سردار حسین: لږ برداشت، لږ برداشت، لږ برداشت، لږ برداشت، لږ برداشت به کوئ زما وروړو!-----

جناب سپیکر: سردار صاحب! لږ-----

جناب سردار حسین: دا پینځه کاله زمونږه او ستاسو ورورولی ده ان شاء الله، پینځه کاله که خیر وی۔

جناب سپیکر: زه معذرت سره ډیره دغه کوم چې ټائم، د ماښام بانګ ته هم بالکل لږ ټائم پاتې دے۔

جناب سردار حسین: خیر دے سپیکر صاحب، خیر دے، دا ژوند دے، دیکښې به مازیګر هم راځی او دیکښې به ماښام هم راځی او دیکښې به ماسخوتن هم راځی۔

ایک رکن: پیشمنے به هم پکښې راځی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، بالکل پیشمنے به هم پکښې راځی۔ زما به دا خواست وی سپیکر صاحب او ستاسو نه خو به مې ډیر زیات دا خواهش وی چې دلته په اولنی ځل باندې، په اولنې ځل باندې، واؤرئ وزیرانو صاحبانو! په کراچئ کښې مونږ اوریدلی وو چې بهته خوری به وه، دلته په پیښور کښې، نوښار کښې، چارسده کښې، صوابئ کښې، مردان کښې، دا په ریکارډ ده، اخباراتو کښې لوئې آرټیکلز راغلی دی او ما تحریک التواء هم جمع کړے دے، ما په دې باندې تحریک التواء جمع کړے دے، هغه تجارت پیشه خلق، هغه پیشه ور خلق او د دې صوبې هغه شته من خلق، هغوی ته د همکیانې ملاویږی، هغوی ته پرچیانې ملاویږی، د هغوی بچیان چې دی، هغه اغوا کیږی، په لکهونو کروړونو روپئ هغوی نه د اغوا برائے تاوان په مد کښې اخستلې کیږی، راشئ او نن لږ ایمان تیر کړئ، په هغې باندې هم لږه خبره وکړئ۔ دلته پرون د مذاکراتو خبره شوې ده او نن دلته زما په تهانو باندې حملې کیږی او بیا هم خلق خبرې کوی، د نا امیدئ خبره مه کوئ، داسې خبره مه کوئ چې مذاکرات پرې اخوا دیخوا شی۔ مونږ هغه خبره نه کوؤ خو نن چې کومو خلقو سره د حکومت واګی په

لاس دی او هغوی دا خبره کوی چې دا څه کوی، دا زمونږ ورونړه دی نو مونږ د دې حکومت ته دا خواست کوؤ چې د دې خپلو ورونړو ته اووايئ چې نور د پښتنو وينه مه توئيوئ، مونږ د دې حکومت ته دا خواست کوؤ چې دوئ چا ته خپل ورونړه وائی، دوئ د هغه خپلو ورونړو ته دا خواست وکړی چې مذاکرات شروع شو نور اغوا برائے تاوان مه کوئ، نور Target Killing مه کوئ، دا وطن د ټولو دے، په دې وطن کښې که نن د دې خلقو حکومت دے خو مونږ د دې وطن حصه يو او زه به سپيکر صاحب، دا اووايم چې خدائے شته-----

جناب سپیکر: سردار صاحب! معذرت سره، دا بانګ وائی او-----

جناب سردار حسین: زه په دې خبره نه پوهيږم-----

جناب سپیکر: نه په ايشوز باندې تاسو راشئ چې هغه ستاسو جواب ورکړی، Concerned-----

جناب سردار حسین: دا خو داسې هم نه ده کنه سپيکر صاحب، چې زما وزير صاحب به پاڅی، هغه به هره ايريا Cover کوی او بيا به ورله زه جواب نه ورکوم، دا خو داسې نه ده کنه-----

جناب سپیکر: نو ستا جواب خو وشو کنه۔

جناب سردار حسین: او چې بانګ اووائی، نه سپيکر صاحب! چې بانګ اووائی، مونږ به ئے ټول واورو ان شاء اللّٰه که خير وی۔ زه خبره ختموم، زه خبره اوږدوم۔ سپيکر صاحب،-----

جناب سپیکر: مهربانی به وی، مهربانی به وی۔

جناب سردار حسین: زه خبره لنډوم۔ سپيکر صاحب، زما به دا ګزارش وی چې څوک وائی چې حکومت په نظر نه راځی، حکومت په نظر راځی او چې دا حکومت ورته په نظر نه راځی چې د دې صوبې په تاريخ کښې يو شپيته وزيران دی نو چې هغه په دواړو سترګو ړوند وی نو هغه ته به په نظر نه راځی، دا خو د دې ټولې دنيا ته په نظر راځی۔ (تالیاں) او زما ورور هم راغے، شاه فرمان صاحب هم راغے، نورې ئے هم راته بدې راښکلې دی خو بهرحال هغوی خپله خبره کړې وه

او ما خبره وکړه نو که هغوی خبره کوی نو بیا به ما له هم اجازت راکوئ، بیا به زه هم خبره کوم۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: نه گنډاپور صاحب به جواب وکړی۔ گنډاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور (وزیر قانون): تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: یو منټ جی، گنډاپور 'آفیشل' جواب به ورکړی۔

وزیر قانون: سر، میں مشکور ہوں کیونکہ سر، اس سلسلے میں جناب سردار حسین بابک صاحب کی ایک باقاعدہ ایڈجرنمنٹ موشن بھی تھی۔۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کرلیں گے نا،اس کے بعد۔

وزیر قانون: میری تو سر، یہ خواہش تھی کہ وہ اس کو ایڈمٹ کرالیتے اور ہم اس پر باقاعدہ بحث کرتے لیکن سر چونکہ بات Legality اور Illegality کی کر رہے ہیں، اس میں سر، میں ان کی توجہ چاہونگا، Constitution کا آرٹیکل 130 جس میں کیبنٹ کی Definition ہے: "(1) There shall be a Cabinet of Ministers, with the Chief Minister as its head, to aid and advice the Governor in the exercise of his functions"، 130 یہاں پہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس میں سر، جو کیبنٹ ہے، وہ چیف منسٹر اور منسٹرز جو ہیں، وہ کیبنٹ Constitute کرتے ہیں، وہ مل کے 15 ہم بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ سپیشل اسسٹنٹ ہوں، اس کے علاوہ ایڈوائزر ہوں، پارلیمانی سیکرٹریز ہوں، They are not part and parcel of Cabinet تو اس میں سر، میری گزارش یہ ہے کہ پہلے بھی 1985 میں اس کی ایک Precedent موجود ہے، اس وقت بھی ہماری اسمبلی کے جو رولز آف بزنس ہیں، اس میں بھی پارلیمانی سیکرٹری کا تذکرہ ہے اور جو گورنمنٹ کے رولز آف بزنس ہیں، پانچ سال پہلے ہمارے منسٹر رہ چکے ہیں سردار حسین بابک صاحب، وہ خود رولز آف بزنس کو یقیناً دیکھ چکے ہونگے۔ Rule 5A سر، وہ پارلیمانی سیکرٹریز کے متعلق ہے، وہ اس کا ایگزیکٹیو اختیار ہے جس کے تحت وہ اپنا یہ اختیار استعمال کرسکتے ہیں اور اس پر عملدرآمد ہو جاتا ہے۔ جہاں تک سر، بات ہے کہ اس کا بوجھ صوبے کے خزانے پر یا عوام پر کتنا پڑا ہے؟ تو وہ سر، اگر آپ ان کا نوٹیفکیشن دیکھ لیں، اس میں کوئی Perks and

Internal کا ذکر نہیں ہے۔ تو میری سر، یہ گزارش ہے کہ یہ گورنمنٹ کی اپنی Privileges working ہے، پارلیمانی سیکرٹری کا جو کام ہے، وہ اگر منسٹر نہ ہو یا ڈیپارٹمنٹ میں زیادہ کام ہو یا کہیں وہ فنکشن پہ گیا ہو تو وہ یہاں پہ اسمبلی میں اس کی بزنس سنبھالے گا۔ تو اس سے سر، مجھے یہ اندازہ نہیں ہے کہ یہ کیوں دو چیزوں کو Club کر رہے ہیں کہ یہ کیبنٹ ہے اور آئین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟ آئین بالکل واضح ہے سر اور اس میں جو قدغن ہم پر لگا تھا سر، اگر آپ اٹھارہویں ترمیم کا مطالعہ بھی کر لیں، 130 کا سب آرٹیکل 6 ہے جو کہ بات کرتا ہے اس کے متعلق کہ آپ یا تو 11% پر جائینگے، 11% اگر آپ 124 کا Calculate کر لیں تو وہ تقریباً کوئی 13 کے قریب بنتے ہیں اور اگر آپ 15 پر چلے جائیں تو مطلب ہے، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت تحریک انصاف جو تھی، وہ نہ صرف حکومت میں بھی نہیں تھی بلکہ اسمبلیوں میں بھی نہیں تھی، اس وقت جو مشران تھے، یہ ان سے پوچھا جائے۔ اگر بلوچستان 11% پر جاتا ہے تو وہ سات سے جمپ لگا کے 15 پر پہنچ جاتا ہے۔ پنجاب ہو گیا، سندھ ہو گیا، وہ اگر 11% کے فارمولے پر جائیں تو چونکہ ان کی اسمبلی کی Strength زیادہ ہے، اس وجہ سے وہ 11% ان کیلئے قابل قبول ہے، ہمیں تو سر، انہوں نے دو Parts میں اکٹھا کر کے اس طریقے سے لے آئے ہیں کہ اگر ہم 11% کے فارمولے پر بھی جائیں تو بھی ہمارے 13 بنتے ہیں، اگر ہم 15 کے فارمولے پر جائیں، کیونکہ چیف منسٹر جو ہے، He is also part of Cabinet تو ہماری تو جو وزراء کی تعداد ہے، وہ تو ہم 14 سے بھی آگے نہیں کر سکتے۔ تو میری سر، اس میں یہ گزارش ہے کہ بجائے اس کے کہ ہم اس اسمبلی کو پریس کانفرنس کیلئے استعمال کریں، بابک صاحب سے میری گزارش ہے کہ جذباتی تقریروں کی بجائے اگر رولز ریگولیشنز اور Constitution کے حوالے سے مجھے بتا دیں کہ کونسا ایسا پوائنٹ ہے جس کی Illegality ہے، میں اس کا جواب دینے کیلئے پابند ہوں۔

(تالیاں)

<u>جناب سردار حسین:</u> سپیکر صاحب! دا سې ده، دا اسمبلی چې ده-----

<u>جناب سپیکر:</u> ٹائم میں معذرت جی، معذرت جی، بس-----

<u>جناب سردار حسین:</u> دا خوډیره ضروری خبره ده۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر صاحب! مجھے موقع دیں۔

جناب سپیکر: ته خو سبا هم جواب ورکولے شي کنه جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! داسې ده جی چې په اتهارهویں ترمیم کښې----

(شور)

جناب سپیکر: ستاسو، نه نه، جواب در جواب نه-----

وزیر قانون: میری سر، یہ گزارش ہے کہ Explanation بھی وہ، اب میری گزارش ہے سر کہ اگر آپ ہم ایجنڈے پر-----

ہنگامی قانون بابت خیبر پختونخوا معلومات تک رسائی مجریہ 2013 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Information, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information Ordinance, 2013.
Minister for Public Health & Information: Thank you, Janab Speaker. I beg to lay before the House the Khyber Pakhtunkhwa Ordinance, Right to Information. Let me repeat it. I beg to-----
Mr. Speaker: It stands laid.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا آرمز مجریہ 2013 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11 & 12: Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms Bill, 2013, may be taken into consideration at once.
Minister for Law: Thank you, Sir. I wish to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms Bill, 2013, may be taken into consideration at once.
Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms Bill, 2013, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 33 of the Bill, therefore, the question before the House is that

Clauses 1 to 33 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 33 stand part of the Bill. Long Title & Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا آرمز مجریہ 2013 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: The honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms Bill, 2013, may be passed.

Minister for Law: Thank you, Sir. I rise to move the Khyber Pakhtunkhwa, Arms Bill, 2013, may be passed at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms Bill, 2013, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed. The Sitting is adjourned till 03:00 p.m. of tomorrow afternoon.

(اسمبلی کا اجلاس بروز بدھ مورخہ 11 ستمبر 2013ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ (الف)

حلف وفاداری رکنیت

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

میں،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ

میں خلوص نیت سے پاکستان کا حامی اور وفادار رہونگا:

کہ بحیثیت رکن صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا، میں اپنے فرائض و کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی انتہائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور، قانون اور اسمبلی کے قواعد کے مطابق، اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری، سالمیت، استحکام، یکجہتی اور خوشحالی کی خاطر سرانجام دونگا:

کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کیلئے کوشاں رہونگا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے:

اور یہ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھونگا اور اس کا تحفظ اور دفاع کرونگا:

[اللہ تعالیٰ میری مدد اور رہنمائی فرمائے (آمین)]

ضمیمہ (ب)

حلف وفاداری رکنیت

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

زه،................................ د زړه د اخلاصه دا سوګند پورته کوم چې زه به پاکستان سره رښتیا عقیدت لرم او وفادار به یم:

او دا چې د خیبر پختونخوا صوبې د صوبائی اسمبلئ د غړی په حیثیت، به زه خپل فرائض تر خپله وسه د اسلامی جمهوریه پاکستان د آئین، قانون او د اسمبلئ د قاعدو مطابق په ایمانداریٔ ادا کوم، دا فرائض به همیشه د پاکستان د خپلواکئ، سلامتیا، مظبوط والی، ښیګړې او د خوشحالئ د پاره سر ته کوم:

او دا چې زه به د اسلامی نظریې چې د پاکستان د تخلیق اساس دے د برقرار ساتلو کوشش کوم:

او دا چې زه به د اسلامی جمهوریه پاکستان آئین برقرار ساتم او د دې حفاظت او همایت به کوم:

[الله پاک د زما مدد او رهنمائی وکړی (آمین)]